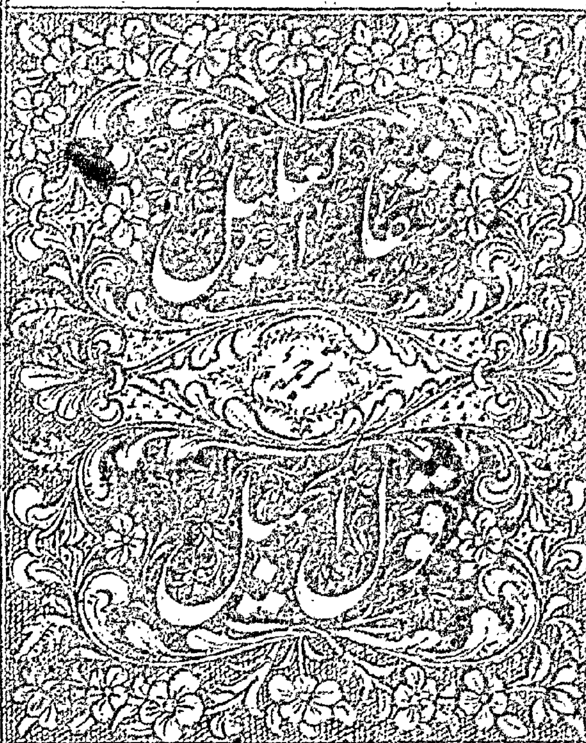
ما شاء الله لا قوة الا بالله



فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول	صفحہ	فوائد فصول
۸	فائدہ فصل اول	۴۰	مراقبہ حضور حق تعالی	۵۴	اشغال نقشبندیہ
"	استدلال بیعت	۴۱	طریق بیعت	"	شغل نفی و اثبات
۱۲	فوائد فصل دوم	"	مراقبہ قرآنیہ	۵۶	طریقہ اثبات مجرد
"	سنیت بیعت	"	مراقبہ فنا	۵۷	حقیقت مراقبہ توجہ شمول
۱۳	حکمت بیعت	۴۳	کشف وقائع آیندہ	۵۸	طریقہ مراقبہ بسیطہ
۱۴	شرائط مرشد	۴۴	طریقہ کشف ارواح	۶۱	کلمات نقشبندیہ
۱۹	شرائط مرید	"	برای حصول امور مشکلہ	۶۲	بیان ہوش در دم
۲۰	اقسام بیعت صوفیہ	۴۵	برای انشراح خاطر و رفع بلایا	۶۳	بیان نظر بر قدم
۲۱	حکم تکرار بیعت	"	برای شفای مرض وغیرہ	۶۴	بیان سفر در وطن
۲۵	فوائد فصل سوم	"	فوائد فصل پنجم	۶۵	بیان خلوت در انجمن
"	طریقہ تربیت و تسلیم مرید	۴۷	ذکر جلی و خفی	۶۶	بیان یاد کرد
۲۷	تفصیل گناہ کبیرہ	۴۹	پاس انفاس	"	بیان بازگشت
۳۳	تفصیل شعب ایمانیہ	"	ربط قلب بشیخ	۶۷	بیان نگاہداشت
۳۴	فوائد فصل چہارم	۵۰	مراقبہ چشتیہ	۶۸	بیان یادداشت
"	اشغال قادریہ	۵۱	شرائط چلہ نشینی	"	بیان وقوف زمانی
۳۶	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۵۲	کشف قبور و استفاضہ بدان	"	بیان وقوف عددی
۳۸	دورہ قادریہ	۵۳	صلوۃ معکوس	"	بیان وقوف قلبی
۳۹	ذکر پاس انفاس	"	صلوۃ کن فیکون	۶۹	تصرفات نقشبندیہ
۴۰	طریقہ مراقبہ	۵۴	فوائد فصل ششم	۷۰	طریقہ تاثیر طالب

صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول
٧٠	بیان حقیقت همت	٨٨	بیدار شدن از شب	١٠١	نشان سیاهی رخ تحمل الطفال ای فی قطر
٧١	بیان سلب مرض	″	عمل حفظ اطفال	١٠٢	برای مسحور و مریض تا یوم العلاج
″	طریقهٔ توبه بخشی	٨٩	برای امان از هر آفت	″	برای گم شده
٧٢	طریقهٔ تصرف قلوب	٩٠	برای خوف حاکم	١٠٣	برای شناختن دزد
″	طریقهٔ القای نسبت اهل الله	″	آیات شفا برای مریض	١٠٤	برای بردهٔ گریخته
″	طریقهٔ اشراف خواطر	٩١	سبع سه آیت برای دفع سحر و محافظت از دزدان و درندگان	″	برای حاجت روائی
٧٣	طریقهٔ کشف وقائع آینده			١٠٥	طریقهٔ استخاره
″	طریقهٔ دفع بلا	٩٣	برای حفظ چیچک	١٠٦	افسون تب
٧٤	اشغال طریقهٔ مجددیه	٩٤	نامهای اصحاب کهف برای امان از غرق و آتش و دزد	″	برای دفع خنازیر و مهندی گنٹھ مالا
٧٦	فوائد فصل هفتم			١٠٧	برای دفع سرخ باده
″	بیان حقیقت نسبت	″	برای حاجت روائی	″	برای دفع ضعف بصر
٧٨	بیان توارث نسبت از زمان رسالت تا این ساعت	″	نماز برای قضای حاجات	″	برای دفع صرع
		٩٥	اعمال آسیب زده	″	فوائد فصل نهم
٨٦	فوائد فصل هشتم	٩٦	عمل دفع جن از خانه	″	در آداب عالم حقانی که در علم ظاهری و باطنی کامل باشد
″	اعمال مجربه خاندانی حضرت مصنف رح	٩٧	برای عشیمه		
″	برای کشایش ظاهری و باطنی	″	برای اسقاط جنین	١١٩	فوائد فصل دهم
٨٧	برای درد دندان و سر و ریاح	٩٨	برای درد زه	″	در آداب تذکیر و وعظ گوئی
″	برای دفع حاجت ضروری و غائب و شفای مریض	″	برای زنیکه فرزند نرینه نزاید	١٢٧	فوائد فصل یازدهم
٨٨	برای گزیدن سگ دیوانه	٩٩	برای زنیکه فرزندش نزید	″	در ذکر سلاسل طریقت مصنف رح
″	برای دفع فاقه	١٠٠	عمل چشم زخم ڈائن	١٣٣	سند سلسلهٔ قادریه
				١٣٤	سند سلسلهٔ چشتیه

محمد و نعت و سبب ترجمہ کتاب

دیباچہ

مختصر یہ ہی حدیث
دراز کا ایسے آگے یون ہی کہ
جب فرشتے جناب باری تعالی
مین جاتے ہین تو پوچھتا ہی اونسے پروردگار عالم
حال آنکہ وہ بہت جانتا ہی اونسے کیا کہتے ہین بندے
میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھکو
اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الاولين
والاخرين وعلى اله وصحبه واولياء امته اجمعين

اما بعد عاجز بندہ گناہون سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین
عرض کرتا ہی کہ بعض مخلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی
بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو مین کرے تا زمانہ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی
اہل دین حقیقت حال سے مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے
آگاہ ہو کر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقا بیعت کا انکار کرین نہ نا اہل سے بیعت کرین
ہر چند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیاے
طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بمضمون اس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین
پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو انکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھا لیتے ہین پھر جب

حق تعالی فرشتون کو شاہد کر کے فرماتا ہی کہ مینے اونکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ اونمین فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اونکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے اوسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جنکے پاس کا بیٹھنے والا شقی یعنی بے نصیب نہین رہتا ترجمے اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی

شعر

سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن | فدائی ہون اللہ کے عاشقون کا
یہ امید رکھتا ہون لطف ازل سے | کہ اس دل مین پر تو پڑے صاد قون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطن پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت مترجم کے دعاے مغفرت کرے

مصرع

وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ

بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہی فصل پہلی اور دوسری اقسام بیعت اور اوسکے احکام اور شرائط مین فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین فصل چوتھی مشایخ قادریہ کے اشغال مین فصل پانچوین مشایخ چشتیہ کے اشغال مین فصل چھٹی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین فصل ساتوین آکے کار شغل یعنی تحصیل نسبت مین فصل آٹھوین عزائم اور اعمال مین فصل نوین عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح مین فصل دسوین وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ مین فصل گیارھوین سلاسل طریقت کے اسناد مین اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمے اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کے تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع ہوا اسواسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہی سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور اونکے خلف الرشید علامہ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیز رح کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح

اور کثیر فوائد کے واسطے اوسکا ترجمہ بھی ذیل مین مندرج کر دیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ
عبد العزیز مراد ہونگے اور اسکا نام شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل رکھا حق تعالی اس ترجمے کو اپنے مزید کرم سے
قبول فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور سائر اہل دین کو اس کتاب کی برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق قلوب بنی آدم مستعدۃ لفیضان الانوار متہیئۃ
لایداع المعارف والاسرار سب تعریف اسکو جسنے بنی آدم کے دلون کو واسطے فیضان انوار کے
مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھیرایا وبعث الانبیاء المصطفین
الاخیار داعین وہادین الی طرق اکتسابہا بالطاعات والاذکار اور بھیجا انبیاء برگزیدہ
اخیار کو داعی اور ہادی بنا کر معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہین بتاوین عبادات اور اذکار سے
ثم جعل لہم ورثۃ یقومون بعلمہم ورشدہم من العلماء الراسخین الابرار
پھر حق تعالی نے انبیا کے وارث ٹھیرائے یعنی علماء مضبوط نیک کار جو اونکے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیا کے
قرنا بعد قرن قائم رکھین ولا تزال منہم طائفۃ قائمین علی الحق لا یضرہم من
خذلہم من الاشرار اور ہمیشہ تا قیامت اونمین سے چند لوگ حق پر قائم رہینگے اونکو ضرر نہ پہنچا سکینگے
جو شریر اونکے معاند اور منکر ہونگے وجعلہم سرجا یہتدی الناس بہا فی ظلمات الطبیعۃ
الی قرب الجبار اور حق تعالی نے وارثین انبیا کو چراغ ہدایت بنایا جسنے طبیعت اور بشریت کی تاریکیون
مین لوگ راہ پاتے ہین خدا کے قرب کی طرف فمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید
فقد رشد ولہ النعیم المقیم والجنات والانہار سو جسکا کہ دل بیدار ہو یا اوسنے کلام حق کو
شاہد حیان کرکے سنا وہ تو راہ پاگیا اور اوسکے واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین ومن اعرض

وتولی فقد غوی وهوی وله الجحیم والحمیم وما له من الانصار اور جسنے اس سے
روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور رستے سے گر پڑا اور اوسی کے لیے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اوسکا
مددگار نہین نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن
سيئات اعمالنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ونشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله
ارسله بالحق بشيرا ونذيرا صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليما
ہم ستایش کرتے ہین اسکی اور اوس سے مدد چاہتے ہین اور اوس سے مغفرت مانگتے ہین اور اللہ کی پناہ
طلب کرتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور اپنے اعمال کی بدیون سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی
گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بھٹکایا اوسکا کوئی راہ بتانے والا نہین اور ہم گواہی دیتے ہین
کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اوسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتے ہین کہ
ہمارے پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفی اوسکے بندے اور رسول ہین جنکو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور
نذیر کرکے حق تعالی اونپر یعنی محمد رحمت نازل کرے اور اونکے آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا
اما بعد فيقول العبد الضعيف الفقير الى رحمة الله الكريم ولي الله
بن الشيخ عبد الرحيم تغمدهما الله بفضله الجسيم وجعل مآلهما الى
النعيم المقيم هذه فصول مشتملة على اصول الطريقة وما يتصل بها
مما استفدناه من مشايخنا النقشبندية والجيلانية والچشتية رضي الله تعالى
عنهم وسميتها بالقول الجميل في بيان سواء السبيل حسبي الله ونعم الوكيل ولا
حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی
رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا اون دونون کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے مین اور دونون کا

تمکا نعمت دائمی کی طرف تمہارے یہ چند فصلین مشتمل ہین قواعد طریقت پر یعنی کلمات روشنی پر اور اوسپر جو ولایت سے قریب اور مناسب ہی یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیرون سے حاصل کیا ہو راضی ہوا اللہ تعالی اونسے اور ان فصلون کا قول جمیل فی بیان سواء السبیل مینے نام رکھا اور اللہ ہمکو کافی ہو اور زبردست کارساز ہو اور نہین بچاو گناہ سے اور نہین طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہی بڑا والا

فصل پہلی

اس فصل مین مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہو اگرچہ زمانہ رسالت مین بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہو اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجہسے ای محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر ہی سو جو عہدشکنی کرتا ہی تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اوسکو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا واستفاض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَہٗ تَارَۃً عَلَی الْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ وَتَارَۃً عَلٰی اِقَامَۃِ اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَۃً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَۃِ الْکُفَّارِ وَتَارَۃً عَلَی التَّمَسُّکِ بِالسُّنَّۃِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوۃ حج زکوۃ پر اور کبھی ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعۃ الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کی حرص اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریون کی عورتون سے نوحہ کرنے پر وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ عَلٰى اَنْ لَا يَسْئَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ اَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهٖ فَيَاْخُذُهٗ وَلَا يَسْئَلُ اَحَدًا اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرین سو اونمین سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکا کوڑا اگر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اوترکر اوسکو اوٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اوٹھا دینے کا بھی سوال نکرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيْهِ وَلَا شُبْهَةَ اَنَّهٗ اِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْعِبَادَةِ وَالْاِهْتِمَامِ بِشَانِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهٖ سُنَّةً فِى الدِّيْنِ اور جسمین کچھ شک اور شبہ نہین وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین بقي اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ وَعَالِمًا بِمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْاُمَّةِ فَمَا فَعَلَهٗ عَلٰى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهٗ عَلٰى جِهَةِ كَوْنِهٖ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْاُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اوسکی زمین مین اور عالم تھے اوسکے جو اللہ تعالی نے اونپر قرآن اور حکمت کو اوتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرتؐ نے بنابر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت کے اور تزکیۂ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہین فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ

من اي قسم هي فظن قوم انها منحصرة على قبول الخلافة وان الذي تعتاده
الصوفية من مبايعة المتصوفين ليس بشيء وهذا ظن فاسد لما ذكرنا من
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبايع تارة على اقامة اركان الاسلام وتارة
على التمسك بالسنة وهذا شيخ البخاري شاهد على انه صلى الله عليه وسلم
اشترط على جرير عند مبايعته فقال والنصح لكل مسلم وانه بايع قوما من الانصار
فاشترط ان لا يخافوا في الله لومة لائم ويقولوا بالحق حيث كانوا فكان احدهم
يجاهر الامراء والملوك بالرد والانكار وانه صلى الله عليه وسلم بايع نسوة
من الانصار واشترط الاجتناب عن النوحة الى غير ذلك وكل ذلك من باب
التزكية والامر بالمعروف والنهي عن المنكر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ
وہ کون قسم مین سے ہے سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ
جو صوفیون کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل
اوسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور
گاہے تمسک بالسنۃ پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دے رہی ہے اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اونکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیرخواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور
حضرت نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کبھی ملامت گر کی ملامت سے
اور حق ہی بات بولین جہان رہین سو اونمین سے بعضے لوگ امرا اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد اور انکار
کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے
پرہیز کرین انکے سوا بہت امور مین بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے ہین **ف** تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فالحق ان البيعة على اقسام

فَمِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْإِسْلَامِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوىٰ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّوَثُّقِ فِي الْجِهَادِ تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوے کی رسّی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْإِسْلَامِ مَتْرُوكَةً فِي زَمَنِ الْخُلَفَاءِ أَمَّا فِي زَمَنِ الرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَلِأَنَّ دُخُولَ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ فِي أَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّأْلِيفِ وَإِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَأَمَّا فِي غَيْرِهِمْ فَلِأَنَّهُمْ كَانُوا فِي الْأَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا يَهْتَمُّونَ بِإِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے مین متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین اونکے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ خلفا مروانیہ اور عباسیہ کے وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اونمین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ کرتے تھے وَكَذٰلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوىٰ كَانَتْ مَتْرُوكَةً أَمَّا فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأَدَّبُوا بِحَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَّا فِي زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مُنَابَذَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيجَ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوفِيَّةُ بَيْنَ ذٰلِكَ يُقِيمُونَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِي الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِسُنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور اسی طرح تقوے کی رسّی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاے راشدین کے زمانے مین تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک تھی جو نورانی ہو چکے تھے

بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئے تھے آپ کے حضور مین تو اونکو کچھ حاجت نہتی خلفائی بیعت کی تصفیۂ باطن کے واسطے اور خلفا کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلاف کا گمان کیا جاوے تو فساد ہو تھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اوسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوے کہ جو سنت مردہ کو جلاوے تو اوسکو اسکا اجر ملیگا اور اون لوگون کا بھی اجر اوسکو ملیگا جو اوس سنت پر چلین گے

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اوسکی غایت اور منفعت اور اوسکی شرائط وغیرہ کا بیان ہی

وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْبَیْعَةِ مَا هِیَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِکْمَةُ فِیْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ یَّاْخُذُ الْبَیْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَایِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَایِعِ وَ مَا نَکْثُهٗ ثُمَّ هَلْ یَجُوْزُ تَکْرَارُ الْبَیْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَّاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ کَثِیْرِیْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاْثُوْرُ عِنْدَ الْبَیْعَةِ اور شاید کہ ای مخاطب تو کہیگا کہ مجکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے شروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین الفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون الفاظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰی فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَیْعَةَ سُنَّةٌ وَّلَیْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَایَعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَمْ یَدُلَّ دَلِیْلٌ

مسئلہ اول بیعت کے بیان مین

على تاثيمه تاركها ولم ينكر احد من الائمة على تاركها فكان كالاجماع على انها ليست
بواجبة سومین کہتا ہون سائلون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھے کہ
بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اوسکے
سبب سے حق تعالی کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نکی
اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نکیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین ف
اور اگر بیعت تقوے کی واجب ہوتی تو بالضرور اوسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہوگیا کہ بیعت
سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل موجب تقرب الی اللہ کا موجب ہو
وَاَمَّا الْمَسْاَلَةُ الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ
الْمُضْمَرَةَ فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَيَنْصِبَهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَكَمَا اَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ
بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُسْتَتِرٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقَبُوْلُ مَقَامَهٗ اور سوال دوسرے
کا جواب یون معلوم کر کہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اونکا ضبط افعال
اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اوسکے
رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی
بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضا
مخفی کے کردیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى
خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوے کی
رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اوسکے قائم مقام کردیا وَاَمَّا الْمَسْاَلَةُ الثَّالِثَةُ
فَشَرْطُ مَنْ يَاْخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى

بل يكفي من علم الكتاب ان يكون قد ضبط تفسير المدارك او الجلالين او غيرهما
وحققه على عالم وعرف معانيه وتفسير الغريب واسباب النزول والاعراب
والقصص وما يتصل بذلك اور سوال تیسرے کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد
مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پہلے سرے کا مرتبہ علم کا
مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا اونکے مانند تفسیر وسیط
یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اوسکو تحقیق کر لیا ہو اور اوسکے معانی اور ترجمہ لغات
مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اسکے قریب ہی اوسکو جان چکا ہو ف
یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ القرآنی
ومن السنة ان يكون قد ضبط وحقق مثل كتاب المصابيح وعرف معانيه
وشرح غريبه واعراب مشكله وتاويل معضله على رأي الفقهاء اور حدیث کا
اتنا کافی ہی کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اوسکے معانی دریافت کر چکا ہو
اور اوسکی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رائے فقہا سے دریافت کر کے
معلوم کر چکا ہو ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اوس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لغت
اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکے معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے
یا دوسری حدیث اوسکے متعارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رحمہ اللہ نے
کہ اسی طرح مینے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہی مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث
متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہی
گویا اوسنے ترک اجماع کیا ولا يكلف بحفظ القرآن ولا التفتيش عن حال الاسانيد الا ترى
ان التابعين واتباعهم كانوا ياخذون بالمنقطع والمرسل انما المقصود حصول

شرط اول

المتفحص عن الخبر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیعت لینے والا اسکو نہین
علم قرآن مین اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا
کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ صحیح ہونے
حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو یہ بات تو کتب معتبرہ حدیث مین تفحص روات پر منحصر نہین اگرچہ
تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین ف منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی سند کے
بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے رہ جاوے اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور نہو جیسا کہ تابعی حدیث کو
بدون ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور وسائط سند
قلیل ہوتی تھی تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہو ظن ہونے خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین
اور تبع تابعین کے کہ اونکو یہ دولت قریبہ خداداد کہان حاصل خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی
قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے ولا
بعلم الاصول والکلام وجزئیات الفقہ والفتاوی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور
اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاوون کے یاد رکھنے کا مکلف نہین ف مولانا عبد العزیز قدس سرہ
نے حاشیہ مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت
ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین اونکا جاننا شرط ہے
وانما شرطنا العلم لان الغرض من البیعۃ امرہ بالمعروف ونہیہ عن المنکر
وارشادہ الی تحصیل السکینۃ الباطنۃ وازالۃ الرذائل واکتساب الحمائد
ثم امتثال المسترشد بہ فی کل ذلک فمن لم یکن عالما کیف یتصور منہ ہذا
اور عالم ہونا مرشد کا تو ہمنے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا
اور روکنا اوسکو خلاف شرع سے اور راہ دکھانا اوسکی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوئی کا اور

بیان کی ذات و صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اوسکو جمیع اوس چیزکو ہین سو جو شخص عالم اور واقف ان
امور سے نہوگا اوس سے یہ کیونکر متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہی سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہوگیا ہی
فقرائے جہال کو اس وقت مین یہ خبط سمایا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کا
منافی ہی اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہی اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین
مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین
تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی مین صاف مصرح ہی کہ علم شریعت شرط ہی طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت
کی شامت ہی کہ جن مرشدون کا نام صبح شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اونکے کلام سے بھی
غافل ہین کہ وہ کیا فرما گئے ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَةُ الْمَشَایِخِ عَلٰی اَنْ لَا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ
اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشایخ کا قول اسپر کہ وعظ نکرے لوگون کو
مگر وہ شخص جسنے کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور جسنے قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰھُمَّ اِلَّا
اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَھْرًا طَوِیْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَیْھِمْ وَکَانَ
مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فَعَسٰی اَنْ یَّکْفِیَهٗ
ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ کچھ نہین بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنے متقی علما کی بہت مدت تک صحبت کی ہو
اور اونسے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے
نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے
موافق کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر سعادت بھی اوسکو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم
وَالشَّرْطُ الثَّانِی الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ
عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقوی ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ گناہون سے
پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اصرار نہ کرتا ہو **ف** مولانا عبد العزیز رح نے حاشیے مین فرمایا کہ تقوی

مرشد کا اسواسطے شروط ہوا کہ بیعت مشروع اولیٰ ہی واسطے صفائے باطن کے اور انسان مجبول ہی
اپنے ہم نوع کے اقتدائے افعال پر اور منافع باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد
کہ اعمال خیر سے متمتع نہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہی
وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ يَّكُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ
الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَأْثُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ صِحَاحِ الْاَحَادِيْثِ مُوَاظِبًا عَلٰى
تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ يَادْدَاشْتُ لَهٗ مَلَكَةً رَاسِخَةً اور تیسری شرط بیعت
لینے والے کی یہی کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا
جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اسکو
حاصل ہو مترجم کہتا ہی یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰمِرًا
بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهٖ لَا اِمَّعَةً لَيْسَ لَهٗ رَأْيٌ وَلَا اٰمْرُ
ذَا مُرُوَّةٍ وَعَقْلٍ تَامٍّ لِيَعْتَمِدَ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ مَا يَأْمُرُ بِهٖ وَيَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ
تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ فَمَا ظَنُّكَ بِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا
امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ مرد ہرجائی ہر دم خیالی
جسکو ثبات نہ ہو اور نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تا کہ اوسپر اعتماد کیا جاوے اوسکے بتائے
اور روکے فعل پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہی اونکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہی
صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدون مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد مین بطریق اولیٰ عدالت
اور تقوی شرط ہوگا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ ہونا قبول شہادت
کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ
حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا

اور چونکہ یہ امر مخفی ہی لہذا اوسکی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی
جبکہ خلیفہ اہل اسلام کی رضا پر ہو کر تعیین اوسکی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا شرط ہونا
مرشدین طریق اولی ہوگا والشرط الخامس ان یکون صحب المشائخ وتأدب بهم دهرا
طویلا واخذ منهم النور الباطن والسکینة وهذا لان سنة الله جرت بان
الرجل لا یفلح الا اذا رأى المفلحین کما ان الرجل لا یتعلم الا بصحبة العلماء
وعلى هذا القیاس غیر ذلك من الصناعات اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت لینے والا مرشدون
کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اونسے ادب سیکھا ہو زمانہ دراز اور اونسے باطن کا نور اور اطمینان حاصل
کیا ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین ملتی
جب تک مراد پانے والون کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر علما کی صحبت سے اور اسی قیاس
پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہین آتی ف
مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنے کمالات کو
حاصل نہین کرسکتا بدون اپنے ابناے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ اونکے کمالات
پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ تیرنا حیوانات مین پیدایشی کمال ہی اور انسان کو بدون سیکھے
نہین آتا ولا یشترط فی ذلك ظهور الکرامات والخوارق ولا ترك الاکتساب
لان الاول ثمرة المجاهدات لا شرط الکمال والثانی مخالف للشرع ولا تغتر
بما فعله المغلوبون فی احوالهم انما الماثور القناعة بالقلیل والورع من الشبهات
اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اسواسطے
کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا
خلاف شرع شریف کے ہی اور دھوکا نکھائیو اوس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب حال

بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اونکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب
پر منقول تو یہی ہو کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکروہ اور مشتبہ سے
بچنا ضرور ہو ف مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترتیب اختیار کرے یعنی عبادات
شاقہ کو اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری انسان سے کرنا اور طعام
لذیذ کا کھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتے ہین
اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا
الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ
فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهٗ فَمَسَحَ عَلٰى
رَأْسِهٖ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھے کا جواب یون جان کہ واجب ہو یہ کہ
بیعت کرنیوالا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ایک لڑکا گیا تا آپ سے بیعت کرے تو حضرت نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اوسکے واسطے برکت کی دعا کی
اور بیعت نہ لی ف مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہو کہ نابالغ اور مجنون
خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوی اور اجتہاد فی الطاعات کا اوسکے حق مین کیا مذکور ہو وَمِنَ الْمَشَائِخِ
مَنْ يُّجِيْزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَؤُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشایخ لڑکون کی بیعت کو جائز
رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم
کی حدیث کے ہو کہ حضرت زبیر اپنے بیٹے عبد اللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس
کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر اونسے بیعت لی
وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارَثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ

اَحَدُھَا بَیْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالثَّانِيْ بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِيْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاكِيْدِ الْعَزِيْمَةِ
عَلَى التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللهِ وَتَرْكِ مَا نُهِيَ عَنْهُ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللهِ تَعَالٰى
وَهُوَ الْاَصْلُ اور سوال پانچوین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی
طرح پر ہی پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سے اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت
صالحین کے سلسلے مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا
طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کے ظاہر اور باطن سے
اور تعلق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ
فِيْهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ
مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ مَا ذَكَرْنَا اور پہلے دونون
قسم کے طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سے اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ
چنگل مارنا از قسم واجبات اور مؤکدہ سنتون کے اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنے سے اسمین جنکو
ہمنے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہونا بیعت شکنی ہی
وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰى هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا
بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرَ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهُ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ
مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى حُصُوْلِ التَّعَوُّدِ
كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ اور تیسرے طریقے مین پورا کرنا
بیعت کا عبارت ہی مداومت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہان تک کہ روشن ہو جاوے
اطمینان کے نور سے اور یہ اوسکی عادت اور خو اور جبلی ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک

کا ہے اوسکو اجازت دی جاتی ہے اور ہیں جسکو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول
ہونے کے بعضے اون کامون مین جنمین طول مدت کی طرف حاجت ہوتی ہے جیسے درس کرنا علوم دینی کا
اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اسکی خلل اندازی سے قبل نورانیت دل کے وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ
السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاْثُوْرٌ
وَكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْ مَنْ بَايَعَ
فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهٗ يُشْبِهُ
الْمُتَلَاعِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
اور چھٹے سوال کا جواب یہ معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح
حضرات صوفیہ سے لیکن دو پیرون سے بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کے ہو اوس پیر مین جس سے
بیعت کر چکا ہے تو کچھ مضایقہ نہین اور اسی طرح اوسکی موت کے بعد یا اوسکی غیبت منقطعہ کے بعد کہ
اوسکی توقع ملاقات کی باقی نہین ہے اور بلا عذر تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے کھیل کے
اور ہر جگہہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہے اور مرشدون کے دلون کو اوسکی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے
واللہ اعلم یعنی اوسکو ہرجائی اور ہردم خیالی سمجھکر اوسپر التفات نہین فرماتے ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ
السَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاْثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الشَّيْخُ
الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے نزدیک
یہ ہے کہ مرشد خطبہ مسنون پڑھے وَهِيَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اور خطبہ مسنون یہ ہے یعنی الحمد للہ

آخر تک ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو ہم اوسکی حمد کرتے ہین اور اوس سے مدد مانگتے ہین اور مغفرت
اوس سے چاہتے ہین اور پناہ مانگتے ہین اللہ کی اپنے نفسون کی بدیون سے اور اپنے اعمال کی برائیون
سے جسکو اللہ نے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو اوسنے بہکایا اوسکو کوئی راہ
بتانے والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور اسکی کہ محمد ﷺ
بندہ ہی اللہ کا اور اوسکا رسول رحمت بھیجے اللہ اوسپر اور اوسکی آل اور اوسکے اصحاب پر اور برکت
کرے اور سلامتی عنایت فرماوے ثُمَّ یُلَقِّنُهُ الْاِیْمَانَ الْاِجْمَالِیَّ فَیَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ
وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ وَجَمِیْعِ
الْعِصْیَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبہ مذکورہ کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سو یون کہے کہ کہہ
ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اسکی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو
رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سے سوائے
اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہون سے اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین
کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد ﷺ اوسکا بندہ ہی
اور اوسکا رسول ثُمَّ یَقُوْلُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ
عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہے
مرید سے کہ کہہ بیعت کی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفا کے واسطے سے پانچ امر پر
اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ اور بیشک محمد رسول ہی اللہ کا اوسکا بندہ اور نماز کے قائم

کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر مجکو استطاعت ہوگی اوسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سے مراد زاد اور راحلہ ہی ثم یقول قبلت بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ خلفائہ علی ان لا اشرک باللہ شیئا ولا اسرق ولا ازنی ولا اقتل ولا اٰتی ببھتان افتریہ بین یدی ورجلی ولا اعصیہ فی معروف پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاء حضرت کے اسپر کہ شریک نکرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نکرونگا اور زنا نکرونگا اور قتل نکرونگا اور بہتان کو نلاونگا اپنے دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کے درمیان سے اوسکو افترا کرکے اور نافرمانی رسول کریم کی نکرونگا امر شروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہی ثم یتلوا الشیخ ھاتین الاٰیتین یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ۝ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما ۝ پھر مرشد ان دو آیتون کو پڑھے یا ایھا الذین سے آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور تلاش کرو اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اوسکی راہ مین تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای نبی وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھ یعنی دست قدرت اور رحمت اونکے ہاتھون پر ہی سو جسنے بیعت کو توڑا اوسی بات ہی کہ اوسنے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جسنے پورا کیا اوسکو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اوسکو اجر عظیم عنایت کریگا **ف** پہلی آیت مین وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہی مولانا نے حاشیہ مین فرمایا کہ مینے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اونکے ہمعصر ایک عالم نے بتقریب بیعت کے سنت یا بدعت ہونے مین گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیت بیعت کے اس آیت سے

استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے
چنانچہ یا ایہا الذین آمنوا اوسپر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہین ہو سکتا کہ وہ تقوے مین داخل ہے
اسواسطے کہ تقوی عبارت ہے امتثال اوامر اور اجتناب نواہی سے اسواسطے کہ قاعدہ عطف کا مغایرت
بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقوی
مین داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اسکے بعد مجاہدہ اور
ریاضت ہے ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم ثُمَّ یَدْعُوْ
لِنَفْسِهٖ وَلِلتِّلْمِیْذِ وَلِلْحَاضِرِیْنَ فَیَقُوْلُ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاكُمْ
پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ
اللہ تعالی برکت کرے ہمارے اور تمھارے واسطے اور نفع پہنچاوے ہمکو اور تمکو وَلَا بَأْسَ اَنْ
یُّلَقِّنَهٗ فَیَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِیْقَةَ النَّقْشْبَنْدِیَّةَ اَوِ الْقَادِرِیَّةَ اَوِ الْجِشْتِیَّةَ
الْمَنْسُوْبَةَ اِلَی الشَّیْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَہ نَقْشْبَنْد اَوِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ اَوِ الشَّیْخِ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السِّجْزِیِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا
فِیْ زُمْرَةِ اَوْلِیَائِهَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اسمین کچھ مضایقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین
کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مینے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے
یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا
جو منسوب ہے شیخ معین الدین سجزی یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کی عنایت کر اور
ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَیِّدِیْ
الْوَالِدَ یَقُوْلُ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مُبَشِّرَةٍ فَبَایَعْتُهٗ فَاَخَذَ
عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَدِیْ بِكِلْتَا یَدَیْهِ وَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَیْعَةِ عَلٰی هٰذِهِ الصِّفَةِ

ف قوله الوسیلة ای کل ما یتوسل به الی ثوابه والزلفی منه من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیه وفی الحدیث الوسیلة منزلة [illegible] بیضاوی [illegible] مطالب

سنا مینے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مینے آپ سے بیعت کی سو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کرلیا سو مین تو اوسی طرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بیعت لینے کے وقت

ف مولانا نے فرمایا بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلادے پھر بیعت لینے والا اوسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہی اسیطرح عمرو بن العاص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اٰمَنَّا بَیْعَۃُ النِّسَاءِ فِیَانْ یَّاخُذَ الشَّیْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَالَّتِیْ تُبَایِعُ طَرَفَہُ الْاٰخَرَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور عورتون کی بیعت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اوسکا پکڑے واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہی بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہی لِتَرْبِیَۃِ السَّالِکِیْنَ دَرَجَاتٌ مُّتَرَتِّبَۃٌ فَاَوَّلُ مَا یَجِبُ اَنْ یَّتَغَیَّرَ فِیْہِ الْعَقِیْدَۃُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُءٌ فِیْ سُلُوْکِ طَرِیْقِ اللّٰہِ فَمُرْہُ اَوَّلًا تَصْحِیْحَ الْعَقَائِدِ عَلٰی مُوَافَقَۃِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ مِنَ الْحَیٰوۃِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْاِرَادَۃِ وَغَیْرِ ھَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰہُ بِہٖ نَفْسَہٗ وَثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سو اول جسکا سنوارنا واجب ہی وہ عقیدہ ہی تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اوسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالحین کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود کا جو واحد ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے موصوف ہی وہ جمیع صفات کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سوائے انکے اور صفات مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہی ساتھ اونکے اور نقل اسکی ثابت ہوئی

بدر
بنظر

مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور صحابہ اور تابعین سے مُنَزَّہٌ مِّنْ جَمِیْعِ سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّۃِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّۃِ وَالْجِہَۃِ وَالْاَلْوَانِ وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد ہی جو پاک ہی نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہی وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضَّحِکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِہٖ عَلَی الْجُمْلَۃِ ثُمَّ نَکِلُ تَفْصِیْلَہٗ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَنَعْلَمُ الْبَتَّۃَ اَنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ بَلْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَمَا اَثْبَتَ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ اور وہ جو وارد ہوا ہی استوا علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہی کہ کیا مراد ہی استوا علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اوسکے استوا وغیرہ مین ہمارا سا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین بلکہ خدا کے مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہی اور جانتے ہین ہم کہ استوا علی العرش ایک چیز ثابت ہی اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اوسنے اپنی کتاب محکم مین اوسکو ثابت کیا ہی ف مترجم کہتا ہی کہ صفات متشابہ مین یعنی استوا وغیرہ مین قدمائے سلف سے یہی منقول ہی کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل اسکی علم الٰہی پر سپرد کیجیے امام مالک رح نے فرمایا کہ استوا علی العرش معلوم ہی لیکن کیفیت اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین غیر حق کو حق قرار دینا پڑے ثُمَّ اِثْبَاتُ نُبُوَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَّنُبُوَّۃِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّوُجُوْبِ اِتِّبَاعِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَمَرَ وَنَھٰی وَتَصْدِیْقِہٖ فِیْ کُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰہِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِیِّ وَالْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْیَۃِ وَالْقِیَامَۃِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا ثَبَتَ بِہِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِہِ الرِّوَایَۃُ

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم اور نبوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جسمین کہ آپنے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپکی جمیع اخبار مین یعنی متعلقہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت آلہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے انکے اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جسکی نقل حضرت سے ثابت ہی اور روایت اوسکی صحیح ہی ثم تصبیحلوة النظر فی اجتناب الکبائر والندم من الصغائر پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائر کے اجتناب اور صغائر سے شرمندہ ہونے مین والحق ان الکبیرة کل ذنب اوعد علیہ بالنار او العذاب الشدید فی القرآن او السنة الصحیحة المعروفة عند اہل الحدیث او سمی مرتکبہ کافرا کقولہ من ترک الصلوٰة متعمدا فقد کفر فرق ما بیننا وبین المشرکین الصلوٰة فمن ترکہا فقد کفر او شرع علی مرتکبہ حد کالزنا والسرقة وقطع الطریق وشرب الخمر او کان مساویا او اکثر شرا من ہذه المذکورات فی حکم بداہة العقل اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اوسکے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنے نماز کو عمدا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہی سو جسنے اوسکو چھوڑا وہ کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکے مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سے صریح عقل کے حکم مین فمنہا الاشراک باللہ تعالیٰ عبادة واستعانة فی الرزق والشفاء وغیرہما والی التوبة منہما الاشارة فی قولہ تعالیٰ ایاک نعبد وایاک نستعین سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کے ساتھ ساجھا لگانا عبادت مین اور استعانت مین یعنی

غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین ایاک نعبد و ایاک نستعین ف مولانا نے حاشیہ اس کتاب مین فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہمارے زمانے مین شائع ہی بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہین اونکو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضی کا روزہ رکھنا یا کسیکو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ کا اشارہ ہی اوسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کی یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہین اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے ہین پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالی کو خاص ہوئی تو سوا ے خدا کے اورون کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اوسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حال آنکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدا ہی علیم و قدیر و رحیم ہین لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہین بعضے گور پرست کہتے ہین کہ اولیا کو حق تعالی نے علم اور قدرت عطا کی ہی تو اونسے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اونکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیا اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت اونکے نزدیک برابر ہو ہر لحظہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہین اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہین سو اوسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اون کج بحثون کا کلام بھی لائق التفات کے نہین

حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین وَمِنْہَا
تَصْدِیْقُ الْکَاہِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق کرنا ہی کاہن کا ف کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے
کہ جنوں سے دریافت کرکے اخبار غیبی لوگوں کو بتلاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے
مانند ہے منجم اور رمّال اور جفار اور نشانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص ذات حق ہے
جو اوسکا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہی وَمِنْہَا سَبُّ الرَّسُوْلِ
وَالْقُرْاٰنِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَاِنْکَارُہَا وَالْاِسْتِہْزَاءُ بِہَا وَکَذَا اِنْکَارُ ضَرُوْرِیَّاتِ الدِّیْنِ
اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے
اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید
اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وَمِنْہَا تَرْکُ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ
اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہی وَمِنْہَا قَتْلُ النَّفْسِ بِغَیْرِ حَقٍّ وَمِنْہُ قَتْلُ
الْاَوْلَادِ وَقَتْلُ الْاِنْسَانِ نَفْسَہٗ اور منجملہ کبائر ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا
قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہی وَمِنْہَا الزِّنَا وَاللِّوَاطَۃُ وَشُرْبُ الْمُسْکِرِ
وَالسَّرِقَۃُ وَقَطْعُ الطَّرِیْقِ وَالْغَصَبُ وَالْغُلُوْلُ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَۃِ وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَطْعُ الرَّحِمِ وَتَطْفِیْفُ
الْکَیْلِ وَالْوَزْنِ وَالرِّبٰوا وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالْکَذِبُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَۃُ فِی الْحُکْمِ وَنِکَاحُ الْمَحَارِمِ وَالْقِیَادَۃُ بَیْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالسِّعَایَۃُ
عِنْدَ السُّلْطَانِ لِیَقْتُلَ اَوْ یَنْہَبَ وَتَرْکُ الْہِجْرَۃِ مِنْ دَارِ الْکُفْرِ وَمُوَالَاتُ الْکُفَّارِ
وَالْقِمَارُ وَالسِّحْرُ فَکُلُّ ذٰلِکَ مِنَ الْکَبَائِرِ اور منجملہ کبائر زنا ہی اور اغلام اور نشے والی چیز کا پینا
اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چورانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی

اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی اور انکی خدمت نکرنی اور حصہ
برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ
سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا
اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا
تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت نکرنا اور کافروں سے
دوستی کرنا اونکے خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں ف
مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رضہ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضہ نے کہا کہ قریب
سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر
اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابو طالب
مکی نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شرک اور
گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان میں
جھوٹی گواہی دینا اور پاکدامنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ
پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور
دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا
اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالی اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے
بچاوے آمین وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا أَوْ رَفَعَ طَرِيقَةً
مَأْمُورَةً فِي الدِّينِ اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ
امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ
مِنَ الطَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْآدَابِ وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر

اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور

زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض

اور آداب و ہیئات اور اذکار سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں

جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متاکدہ سوا ونیں سے بعضے فقہا کے نزدیک بعضا امر واجب

اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَايِشِ مِنَ الْأَكْلِ

وَالشُّرْبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ

النِّكَاحِ وَالْمِلْكَةِ وَالْأَوْلَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا

عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر

کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور

نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات

میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کے تو انکو صحیح اور ٹھیک کرے بروجہ سنت بدون سستی اور بے کجروی کے

ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورِ بِهَا فِي الْأَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

وَوَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيبِ الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْعُجْبِ وَالْحَسَدِ وَالْحِقْدِ

وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ

الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ

الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ

الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ اسْتِكْثَارًا لَهَا وَاعْتِمَادًا

عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ

فِي السُّلُوْكِ مِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهٗ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے نظر کرنا چاہیے اون اوکار مین جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ کے لئے مین ماموربہین پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق مین از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کے حلقون پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کے ساتھہ متادب ہوگیا تواب وقت آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھہ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اوسی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور جنے تو امور مقدمے کا بیان علی وجہ التفصیل اونکو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کے فہم پر بھروسا کر کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہو اور جسکو تتبع اور علم ان کتابونکا میسر نہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم

ف مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہٗ نے کثیر جان کر ترک کیا اونکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقوے کا مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اونکا بیان یون ہی کہ خدا پر ایمان لانا اور اوس کی صفات پر اور اوسکے غیر کو حادث جاننا اور اوسکے ملائکہ پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کی واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت کی تعظیم مین داخل ہی اور آنحضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا

اور نفاق اخلاص ہی مین داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اوسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینے کا ترک کرنا اور غضب کم کرنا درحقیقت تواضع مین داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبے مین داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حسکی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی اور خلق مین اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو صلاح بین الناس مین داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نیکی کی اعانت مین داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا

[illegible]

اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہی اور امانت کا ادا کرنا
اور خمس کا دینا اوسے امانت مین داخل ہی اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ
احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے مین سختی نکرنا اور حسن معاملہ
مین داخل ہی ترک کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تبذیر اور اسراف یعنی خلاف شرع
بیہودہ مال کو برباد نکرنا الانفاق فی المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر
دینا اور اپنی برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا شیخ
کو تاہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اسیطرح شعب ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْجِيلَانِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ اَبِي مُحَمَّدٍ مُحْيِي الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے
اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی ہووے
اونسے اور انکے سب تابعین سے ف مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہین اور مجالس ستین اونکا ملفوظ ہی اور اصل طریقہ قادریہ اوسمین مفصل
موجود ہی فَاَوَّلُ مَا يُلَقِّنُوْنَهُ الْجَهْرُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُرَادُ بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرِطِ
فَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ اِرْبَعُوْا
عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا الحديث سو پہلا شغل جسکو مشایخ قادریہ
تلقین کرتے ہین ذکر اللہ ہی جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ ہی کہ افراط نہو
تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نرہی اسکے جواز مین اور اوسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہین پکارتے ہو الی

آخر الحدیث ف پوری حدیث یون ہی بروایت ابو موسیٰ اشعری کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور
وہ تمھارے ساتھ ہی اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمسے قریب تر ہی اونٹ کی گردن سے انتہی یہ تمثیل ہی شدت
قرب سے والا حق تعالیٰ اسکی الوہیت سے بھی قریب تر ہی شعر التسالی بے تکیف بے قیاس
ہست رب الناس را با جان ناس کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فمنہ اسم الذات اما بضربۃ واحدۃ
وصفتہ ان یقول اللہ بالشد والمد والجہر بقوۃ القلب والحلق جمیعا ثم یلبث حتی
یعود الیہ نفسہ ثم یفعل ہکذا وہکذا منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سے ہو
اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت
کے ساتھ کہے پھر ٹھہر جاوے یہان تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح باربار
ذکر کرے واما بضربتین وصفتہ ان یجلس جلسۃ الصلوۃ ویضرب الجلالۃ
مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ فی القلب ویکرر ذلک بلا فصل وینبغی ان یکون
الضرب لاسیما القلبی بقوۃ وشدۃ لیتاثر القلب ویجتمع الخاطر خواہ ذکر
دو ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہی کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار
دل مین ضرب کرے اور اوسکو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی
کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو واما
بثلث ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا فیضرب مرۃ فی الرکبۃ الیمنی
ومرۃ فی الرکبۃ الیسری ومرۃ فی القلب ولکن الثالث اشد واجہر
خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اوسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھے تو ایک بار داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین
زانو مین اور تیسری بار دل مین ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو واما باربع
ضربات وصفتہ ان یجلس متربعا ویضرب مرۃ فی الرکبۃ الیمنی ومرۃ

فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً أَمَامَهُ وَلٰكِنَّ الرَّابِعَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ
خواہ ذکر چہار ضربی ہو اوسکا طریقہ یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار دہنے زانو میں اور دوسری با
بائیں زانو میں اور تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب
سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهُ
أَنْ يَجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغْمِضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُولَ لَا كَأَنَّهُ
يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنْكِبِ الْأَيْمَنِ فَيَقُولَ إِلٰهَ كَأَنَّهُ
يُخْرِجُهَا مِنْ أُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ إِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ
الْمَحْبُوبِيَّةِ وَالْمَقْصُودِيَّةِ أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِثْبَاتَهَا لَهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہے اور وہ لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ ہے اور طریقہ اوسکا یہ ہے کہ بطور نماز
رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرلے اور لا کہے گویا اپنی ناف سے اوسکو نکالتا ہے پھر اوسکو کھینچے
یہاں تک کہ داہنے مونڈھے تک پونہچے پھر الٰہ کہے گویا اوسکو دماغ کی جھلّی سے نکالتا ہے پھر الا اللہ کو دل پر
شدت اور قوت سے ضرب کرے اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سے ملاحظہ کرے اور
اثبات اسکا ذکر مقدس میں دھیان کرے **ف** مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتب
ذاکرین کے مختلف ہے یعنی ابتدائی نفی محبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی
نفی وجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُولُ مَا الْحِكْمَةُ فِي اشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيدَاتِ وَمُرَاعَاتِ
أَمَاكِنِهَا فَأَقُولُ جُبِلَ الْإِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَالْإِصْغَاءِ إِلٰى إِيقَاعِ النَّغَمَاتِ
وَأَنْ تَدُورَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ
إِلٰى غَيْرِ نَفْسِهِ وَكَبْحًا عَنْ خُلُودِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجَةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ إِلٰى قَصْرِ التَّوَجُّهِ
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہے اے سالک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے میں اور

کیا فائدہ ہی انکے برکات کی مراعات مین تو مین جواب مین کہتا ہون کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازون کی طرف کان لگانے پر اور اسپر مجبول ہو کر اوسکے دل مین باتین اور خطرات گھسا کرین تو علماے طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھنے کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اوسکا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے **ف** مولانا حاشیے مین فرماتے ہین اور اسیطرح پیشوایان طریقت نے جلسات اور ہیات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہین بمناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہی بعضی صورت مین کسر نفس ہی اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہی اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہی اور بعضے مین نشاط ہی اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہی اسواسطے کہ ایسی ہیات مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہی اور وہ منافی ہی سرگرمی عبادات کا تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ السُّلُوكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللهَ تَعَالَى عَلَى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِي ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہی کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوهِدَ فِيهِ نُورُهُ أُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْأَثَرِ انْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِينَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَإِيثَارُ اللهِ تَعَالَى عَلَى كُلِّ مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہو اور اوسکا نور اوسمین دکھائی دے تو اوسکو ذکر خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہی یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث النفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالی کو اوسکے اسواپر

مقام رکھتا ہو من واظب علی ذکر اسم الذات فی کل یوم و لیلۃ اربع الاف مرۃ مع تقدیم الشروط التی اسلفناھا واستمر علی ذٰلک شھرین او نحوا من ذٰلک فانہ یشاھد فیہ الاثر لا محالۃ سواء کان غبیا او ذکیا اور جو شخص کہ مواظبت کرے اسم ذات پر ہر دن مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کر چکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر مداومت کرے تو اوسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ ہوگا خواہ ذاکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم

اما الذکر الخفی فمنہ اسم الذات مع امھات الصفات وصفتہ ان یغمض عینیہ ویضم شفتیہ ویقول بلسان القلب اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم کانہ یخرجھا من سرتہ الی صدرہ ومن صدرہ الی دماغہ الی العرش ثم یقول اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع ھابطا علی تلک المنازل کما صعد علیھا فھذہ دورۃ واحدۃ ثم یفعل ھٰکذا وھٰکذا ومن اھل ھٰذا الشان من یزید اللہ قدیر اور منجملہ ذکر خفی کے اسم ذات ہی اور اون صفات کے ساتھ جو اصول ہین اور طریقہ اوسکا یہ ہی کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہی اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہی عرش تک پھر یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اور اترتا ہوا انھین منزلون پر جنپر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہی کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہان سے اللہ علیم کہکر عرش تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار

ذکر خفی کا بیان

آسمان تک پہونچے اور جو تجلی ہو عرش تک۔ وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ اِمَّا كَالذِّكْرِ
فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا بِاَنْ تَكُوْنَ مُسْتَيْقِظًا مُطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهٖ فَاِذَا خَرَجَ النَّفَسُ
بِطَبِيْعَتِهٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهٖ وَاِرَادَتِهٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهٖ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَ
اِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسِ اَنْفَاسٍ وَلَهٗ اَثَرٌ
عَظِيْمٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہی
اور طریقہ اوسکا یا اوس طرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہو چکا یا اسطرح پر ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہو جاوے
اپنے دمون پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اوسکے باہر
ہونے کے ساتھی دل کی زبان سے کہے لا الٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوے خود بخود تو اندر جانے کے
ساتھی الا اللہ کہے طریقت کے بزرگون نے کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی
نفی خطرات اور وسواس کے دور ہو جانے مین چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہی شعر
اگر تو پاس داری پاس انفاس بسلطانی رسانند تا زین پاس شعر تا بجاروب لا نروبی راہ
نرسی در مقام الا اللہ رباعی در ذات مقدست کسی را رہ نیست وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست
سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند جز گفتن لا الٰہ الا اللہ نیست فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ
وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ
وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ
الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوْتِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْكَلَامِ
وَالْاِشْتِغَالِ بِاَمْرِ الدُّنْيَا پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہوا اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو
تو اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہی اور غالب ہونا محبت
الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور ہمت کا جمع ہونا اوسکی طلب پر

اور حلاوت پانا چپ رہنے مین اور گفتگو اور اشتغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا و اما المراقبة
فهي عندهم على انواع كثيرة يجمعها امر وهو ان يتلفظ باية او كلمة باللسان
او يتخيلها في الجنان ويفهم معناها فهما جيدا ثم يتصور كيف هذا المعنى
وما صورة تحققه ثم يجمع الخاطر على تلك الصورة بحيث لا يخطر خطرة
سواها حتى يتحقق الاستغراق فيها ونوع ذهول عما سواها اور مراقبہ تو بزرگان
طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہی اور جامع اون اقسام کثیرہ کا ایک امر ہی وہ یہ ہی کہ ایک آیت
قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اوسکا دل مین خیال کرے اور اوسکے معنی کو خوب طرح بوجھے
پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہی اور اوسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہی پھر اسی صورت پر خاطر کو
جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے اوسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہان تک کہ اسمین استغراق متحقق ہو اور ایک
طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہی خلاصہ یہ ہی کہ لفظ کے مفہوم مین اس طرح
ڈوب جانا کہ سوائے اوسکے کوئی خبر دھیان مین نر ہے اسکو مراقبہ کہتے ہین والاصل فيها قوله
صلى الله عليه وسلم الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك اور اصل مراقبے کی وہ حدیث ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہی کہ تو
عبادت کرے اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہی سو اگر تو اوسکو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی
فيتلفظ السالك الله حاضري الله ناظري الله معي او يتخيل في الجنان ثم يتصور
حضوره تعالى ونظره ومعيته تصورا جيدا مستقيما مع تنزيهه عن الجهة
والمكان حتى يستغرق في هذا التصور تو سالک اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری
اللہ معی یا اوسکو دل مین خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالی کے حضور اور نظر اور اوسکی معیت یعنی
ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اوس ذات مقدس کے جہت اور مکان سے یہان تک

تصور کو جانے کہ اوسمین ڈوب جاوے او یتصور وھو معکم اینما کنتم ویتصور
معیتہ قائما وقاعدا ومضطجعا فی الخلوۃ والجلوۃ والشغل والدعۃ یا اس آیت کا
تصور کرے وھو معکم اینما کنتم یعنی حق تعالی تمھارے ساتھ ہے جہان کہین کہ تم ہو تو اوسکے ساتھ
ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور
بیکاری مین او یتلفظ اینما تولوا فثم وجہ اللہ او الم یعلم بان اللہ یری او نحن
اقرب الیہ من حبل الورید او واللہ بکل شیء محیط او ان معی ربی سیہدین
او ھو الاول والاخر والظاھر والباطن فہذہ مراقبات مفیدۃ لتعلق القلب
باللہ عز وجل یا یہ آیت پڑھے کہ اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے
یا یہ آیت پڑھے الم یعلم بان اللہ یری یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اوسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو
مراقبہ کرے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ گردن سے یا اس آیت کا
تصور کرے واللہ بکل شیء محیط یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے
ان معی ربی سیہدین یعنی البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجکو ہدایت کریگا یا اس آیت کا
مراقبہ کرے ھو الاول والاخر والظاھر والباطن یعنی حق تعالی اول ہے اوس سے پہلے کوئی چیز نہین
آخر ہے جو بعد فناے عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی
ذات کے کہ اوسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے
واسطے مفید ہین واما المفیدۃ لقطع العلائق والتجرد التام والسکر والمحو فھی
کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام وصفتہ ان یتصور
نفسہ قد مات وصار رمادا تذروہ الریاح والسماء قد انشقت وکل شیء قد
بطل ترکیبہ وھیئتہ ویتصور اللہ باقیا موجودا فینبغی علی ھذا التصور ملیا

فَاِنَّهٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور دوسرا مراقبہ جو قطع علائق اور بالکل مجرد ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے
مفید ہو وہ مراقبہ اس آیت کا ہی کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی جو
زمین پر ہی دو نیست و نابود ہونے والا ہی اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہی
اور اسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہی کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جسکو ہوا مین اوڑا دی مین
اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کر
سوا اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند
وہ حدیث ہی جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضی سے مروی ہی کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ
السَّهْمِ یعنی ای علی کہہ کہ خداوندا مجکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو
اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلعم نے امیر المومنین سید اولیا کو وہ طریقہ سکھایا
جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اوسکو یاد رکھنا چاہیے
کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَکَذَا اٰیَۃُ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ اَیْنَمَا
تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے
اس آیت کا مراقبہ نیستی کا باعث ہی اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے
کہ تم بھاگتے ہو وہ تمکو ملنیوالی ہی جہان کہین کہ تم ہووگے موت تمکو پالیویگی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط
برجون مین ہو فَاِذَا ظَهَرَ اٰثَارُ الْمُرَاقَبَةِ فِی الْقَالِبِ وَشُوْهِدَ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ
الْاَفْعَالِیِّ پھر جب اثر مراقبے کا قالب مین ظاہر ہو اور اوسکا نور مشاہدہ ہو تو اوسکو توحید افعالی کا
امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہی کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید
اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر در دین نوعی از شرک پوشیدہ ہست

کردیئیم بیاز رد و عمر نخست

وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا يُتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَى الْفِكْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَةُ اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور حث فرمائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اوس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَايِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْوَقَائِعِ الْآتِيَةِ عَلٰى مَا فِيْهِ عَلَيْهِ اَنْ يَعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِيْ خَلْوَةٍ وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَيَتَطَيَّبَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَّادَةِ وَيَضَعَ مُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلٰى يَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمُصْحَفًا كَذٰلِكَ خَلْفَهٗ ثُمَّ يَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِيَّةَ بِجُهْدِ هِمَّتِهٖ ثُمَّ يَشْرَعُ فِيْ اِسْمِ الذَّاتِ مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْاَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْاَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِيْ نَفْسِهِ انْشِرَاحًا وَنُوْرًا وَيُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَنَحْوِهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضے مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ترکیب وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگاوے اور مصلے پر بیٹھے اور کھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور کھلا ایک مصحف اپنے بائین طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالی سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اوسپر ظاہر کرے پھر اسم ذات کے ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگاوے اور ایک بار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب لگاوے یہانتک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن اور مانند اسکے اسپر مداومت کرے

خلوت کے ساتھ تو البتہ او سپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون کہ ایسا کچھ کہا ہی کہنے والون نے اور میرے
دل مین اس سے کچھ تردد ہی اسواسطے کہ اسمین بے ادبی ہی مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِی اخْتَارَہٗ
سَیِّدِی الْوَالِدُ فِی هٰذَا الْبَابِ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰهَ تَعَالٰی بِهٰذِهِ الْاَسْمَاۗءِ یَا عَلِیْمُ یَا مُبِیْنُ
یَا خَبِیْرُ مَعَ مُرَاعَاةِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اِمَّا کَمَا وَصَفْنَا فِی الذِّکْرِ بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ
اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعۂ آیندہ مین جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے
پسند کیا ہی وہ یہ ہی کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسماے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکورہ کی
مراعات کے ساتھ یا اوس طرح جیسا ہمنے ذکر یکضربی مین بیان کیا ہی یا اوس طرح جیسا ذکر سہ ضربی
مین واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا شروط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور
مصلے پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہی وَقَالُوْا مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْاَرْوَاحِ
بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمَذْکُوْرَةِ اَنْ یَّضْرِبَ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ سُبُّوْحٌ وَّفِی الْاَیْسَرِ
قُدُّوْسٌ وَّفِی السَّمَاۗءِ رَبُّ الْمَلٰۗئِکَةِ وَفِی الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشایخ قادریہ نے کہا ہی کہ
جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہی شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہی کہ داہنی طرف سبوح کی
ضرب لگاوے اور بائین طرف قدوس کی اور آسمان مین رب الملائکہ کی ضرب لگاوے اور دل مین
والروح کی وَلِتَحْصِیْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِی اللَّیْلِ
مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ یَضْرِبَ فِی الْاَیْمَنِ یَا حَیُّ وَفِی الْاَیْسَرِ یَا وَهَّابُ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ
اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے انھین شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہی کہ تہجد کی نماز
پڑھے جسقدر اوسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائین طرف یا وہاب کی
اسیطرح ہزار بار کرے وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَایَا اَنْ یَّضْرِبَ اللّٰهَ فِی الْقَلْبِ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ کَمَا وَصَفْنَاهُ فِی النَّفْیِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَیَّ فِی الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَالْقَیُّوْمَ فِی الْاَیْسَرِ

اور انشراح خاطر اور درد دور کرنے بلاؤن کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل مین لگائے اور لا الٰہ الا ہو کی اوسی طرح ضرب لگائے جیسا کہ نفی اور اثبات مین بیان کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائین طرف لگائے وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِيْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ اَوْ تَوْسِيْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهٖ فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى وَلْيَذْكُرْ بِذٰلِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُوْلُ يَا شَافِيْ اَوْ يَا صَمَدُ اَوْ يَا رَزَّاقُ اَوْ يَا مُذِلُّ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ اور جب اللہ عزوجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشایش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ سے طلب کرے سو اوس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفائے بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشایش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل اور سوا اسکے اور اسمائے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچوین

فِيْ اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ الْچِشْتِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَه مُعِيْنِ الدِّيْنِ حَسَنِ الْچِشْتِيْ وَچِشْتُ قَرْيَةُ شُيُوْخِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہے مشایخ چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقت خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید ہین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اونسے اور اونکے سب پیرون سے ف مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اونکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا حَبِيْبُ اللّٰهِ مَاتَ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مر گیا قَالَ جَاءَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى اَقْرَبِ الطَّرِيْقِ اِلَى اللّٰهِ وَاَفْضَلِهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاَسْهَلِهَا عَلٰى عِبَادِهٖ

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بملازمة الذكر في الخلوة فقال علي كرم الله تعالى وجهه كيف اذكر يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غمض عينيك واسمع مني ثلث مرات فالنبي صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله ثلث مرات وعلي يسمع ثم قال علي كرم الله وجهه لا اله الا الله ثلث مرات والنبي صلى الله عليه وسلم يسمع ثم لقن علي كرم الله وجهه الحسن البصري وهكذا حتى وصل الينا وهذا الحديث انما وجدناه عند هؤلاء المشايخ وعلى قوانين اهل الحديث فيه بحث طويل مشایخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام الاولیا علی مرتضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھکو وہ راہ بتایئے جو سب اہون سے زیادہ تر قریب ہے اسکی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اوسکے بندون پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ اور علی مرتضی سنتے تھے پھر علی مرتضی نے تین بار لا الہ الا اللہ کہا اور آنحضرت اوسکو سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پونہچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو ہمنے فقط ان مشایخ چشتیہ کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے

ف مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بشدت منقطع ہے اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری کی علی مرتضی سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیاے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن اسکو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایۂ اعتبار سے بشبہۂ انقطاع ساقط نکیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک بشرط عدالت رواۃ حدیث مرسل بھی حجت ہے

واللہ اعلم فاذا اراد الشیخ ان یلقن تلمیذہ امرہ ان یصوم یوما فان کان یوم الخمیس فھو اولی ثم یامرہ بالاستغفار عشر مرات والصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر مرات ثم یقول ان اللہ تعالی یقول فی محکم کتابہ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم فاجتھد ان لا یاتی علیک زمان الا وانت ذاکر واعلم ان قلبک موضوع تحت ثدیک الایسر باصبعین علی صورۃ زھر الصنوبر ولہ بابان باب فوقانی وباب تحتانی پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنے کا تو اوسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سواگر پنجشنبے کا دن ہو تو بہتر ہی پھر اوس شخص سے امر کرے دس بار استغفار کرنے کو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالی فرماتا ہی اپنی مضبوط کتاب مین فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم یعنی اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے تجکو نہ گذرے اور معلوم کر اے طالب کہ تیرا دل رکھا ہی تیری بائین چھاتی کے نیچے دو اونگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اوسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ اوپر کا ہی اور دوسرا نیچے کا ف مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہی جو جسم سے ملا ہی اور باب تحتانی سے وہ مراد ہی جو روح سے متصل ہی اما الباب الفوقانی ففتحہ بالذکر الجلی فاما التحتانی ففتحہ بالذکر الخفی دل کے اوپر دروازے کی کشایش تو ذکر جلی سے ہوتی ہی اور نیچے کے دروازے کی کشادگی ذکر خفی سے ہوتی ہی فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس متربعا وخذ العرق الذی یسمی کیماس بابھام قدمک الیمنی والتی تلیھا وسمعت سیدی الوالد قدس سرہ یقول ھو عرق فی بطن الرکبۃ یھبط من جانب الفخذ وافدہ بھذہ الکیفیۃ یفید نفی الخواطر ویجمع الھمۃ ویسخن القلب تسخینا عجیبا پھر جب تو ذکر جلی کا ارادہ کرے

تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اوس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنے دلہنے پانون کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور مینے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سُنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہی زانو کے تلے ران کی جانب سے اوتری ہی اور اوسکا اسطرح سے پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید ہی اور دل کو گرم کردیتا ہی عجیب گرمی کے ساتھ وَاجْلِسْ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِاجْتِمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَاِخْرَاجِ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ الْقَلْبِ وَاَخْرِجْ لَفْظَةَ لَا مِنَ السُّرَّةِ وَامْدُدْهَا اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اِلٰهَ مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ تُشِيْرُ بِذٰلِكَ اَنَّكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ بَاطِنِكَ وَالْقَيْتَهُ خَلْفَكَ فَتَنَفَّسْ نَفَسًا اٰخَرَ فَاضْرِبْ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْقَلْبِ بِالشِّدَّةِ وَالْقُوَّةِ اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست نماز کے روبقبلہ حضور دل سے ہمت کو مجتمع کرکے پھر کہہ لا الٰہ الا اللہ سختی اور کشید کے ساتھہ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ناف سے نکال اور اوسکو کھینچ داہنے مونڈھے تک اور لفظ الٰہ کا دماغ کی جھلّی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تونے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور اوسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سو الا اللہ کو دل مین سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِئُ نَفْيَ الْمَعْبُوْدِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ نَفْيَ الْمَقْصُوْدِيَّةِ وَالْمُنْتَهِيْ نَفْيَ الْوُجُوْدِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ فِيْ هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِيْ بِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ لَّا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ رُبْعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا مِّنَ الدَّسِمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهٗ اور شرط اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہی اور ذکر جلی

کرنے والے کو لائق ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اوسکو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے
اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ اوسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَإِذَا أَرَدْتَ
پَاسِ أَنْفَاس فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلَى أَنْفَاسِكَ فَكُلَّمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ
خُرُوجِهِ لَا إِلٰهَ كَأَنَّكَ تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ النَّفَسُ
فَقُلْ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا اللهُ كَأَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللهِ فِي قَلْبِكَ اور جب کہ تو اے
سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اوسکے
نکلنے کے ساتھ لا الہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی
طرف آوے تو اوسکے داخل ہونے کے ساتھ الا اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے
اپنے دل میں قَالُوا وَالرُّكْنُ الْأَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلَى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ
وَمُلَاحَظَةِ صُورَتِهِ قُلْتُ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى مَظَاهِرَ كَثِيرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَيْبًا كَانَ أَوْ
ذَكَرًا إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهِ صَارَ مَعْبُودًا لَهُ فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ
بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالِاسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ وَسَأَلَ جَارِيَةً
سَوْدَاءَ فَقَالَ أَيْنَ اللهُ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَتْ بِإِصْبَعِهَا
تَعْنِي اللهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَتَوَجَّهَ إِلَّا إِلَى اللهِ وَلَا تَرْبُطَ
قَلْبَكَ إِلَّا بِهِ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّورِ الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ وَهُوَ
أَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ أَوْ بِالتَّوَجُّهِ إِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ كَالْمُرَاقَبَةِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم
دل کا لگانا اور گانٹھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا

پاس انفاس

رابطہ

مین کہتا ہون حق تعالی کے مظاہر کثیرہ مین سو نہین کوئی عابد غنی ہو یا ذکی مگر کہ وہ اوسکے مقابل
ظاہر ہوکر اوسکا معبود ہو گیا ہی بحسب مرتبہ اوسکے کے اور اسی بھید کے سبب سے روبقبلہ ہونا
اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے
کوئی نماز پڑھے تو اپنے مونہہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہی اوسکے درمیان اور
اوسکے قبلے کے درمیان مین اور آنحضرت صلعم نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہی لونڈی نے
آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت صلعم نے اوس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اوسنے اپنی اونگلی سے
اشارہ کیا مراد اوسکی یہ کہ خدا نے تجکو بھیجا ہی پس فرمایا آپنے کہ یہ ایمان دار ہی تو ای سالک تجپر کچھ مضایقہ نہین
اسمین کہ تو متوجہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاوے مگر اوسی سے اگرچہ عرش کی طرف متوجہ ہو
اور اوس نور کا تصور کرکے جسکو حق تعالی نے عرش پر رکھا ہی اور وہ نہایت روشن رنگ ہی چاندنی کے
رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف اشارہ کیا ہی تو یہ
اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم **ف** مصنف نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہی
تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اوسکو ادراک کرتا ہی مترجم کہتا ہی تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب
صوفیہ مین بمفصل مذکور ہی یہ رسالہ مختصر لائق اوسکی تفصیل کے نہین فاذا اتفق الطالب بنور الذکر
امرہ بالمراقبة وهي مشتقة من الرقيب سميت بهذا الاسم لان الطالب
يراقب قلبه او يراقب الله كان الله يراقبه فيقول بلسانه او يتخيل بقلبه
الله حاضري الله ناظري الله شاهدي الله معي او لا انه بكل شيء محيط او
كانه حاضر بينك وبين القبلة تشاهده پھر جب طالب رنگین ہو جاوے ذکر کے نور سے
تو مرشد اوسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہی اسکا مراقبہ
اسواسطے نام رکھا گیا کہ سالک بعضے مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہی یا بعضے مراقبات مین

اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہی جیسا اللہ اوسکی حفاظت کرتا ہو تو مراقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے
یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اسکا مراقبہ کرے
اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہی یا اسکا مراقبہ کرے کہ گویا اللہ
حاضر ہی تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اوسکو مشاہدہ کرتا ہو قَالَ الْمَشَائِخُ
مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ
الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى
الْوُضُوْءِ فِي حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ
الْغَفْلَةِ رَأْسًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا اَدْخَلَ فِي الْحُجْرَةِ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى
تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَأَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْيُسْرٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِّي كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِي
مَحَبَّتَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَاشْغَلْنِي بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُخْلَصِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اجْمَعْ نَفْسِي بِجَذَبَاتِ ذَاتِكَ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَّا اَنِيْسَ لَهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّاَنْتَ
خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۔ مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جو چلے مین داخل ہونے کا ارادہ کرے اوسکو چند امور کی
رعایت کرنا لازم ہی ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے
اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور مرشد کے ساتھ
ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہان تک کہ اوسکے نزدیک غفلت از قسم حرام
ہوجائے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل کرے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور قل اعوذ برب الناس کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے
تو اللہم سے آخر تک دعا کرے یعنی خداوندا تو میرا کارساز ہو دنیا اور آخرت مین میرا مددگار ہو جا جیسا تو

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار دکارساز تھا اور مجکو اپنی محبت دے الٰہی مجکو اپنی حب النصیب کر
اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کرلے اور مجکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کششون سے اے انیس اوسکے جسکا کوئی انیس نہین اے رب مجکو چھوڑ یو تنہا اور تو بہتر وارثین سے ہے

ثُمَّ يَقُوْمُ عَلَى الْمُصَلّٰى وَيَقُوْلُ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي الْاُوْلٰى
اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَفِي الثَّانِيَةِ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً طَوِيْلَةً وَّيَجْتَهِدُ فِي
الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا فَتَّاحُ خَمْسَ مِائَةِ مَرَّةٍ ثُمَّ يَشْتَغِلُ بِالْاَذْكَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین کو
اکیس ۲۱ بار پڑھے یعنی مینے اپنا مونھ متوجہ کیا یکسو ہوکر اوسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو
پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری
رکعت مین آمن الرسول پھر لنبا سجدہ کرے اور دعا مین خوب کوشش کرے پھر پانسو بار یا فتاح کہے
پھر اون اذکار مین مشغول ہو جسکو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات

وَقَالُوْا اِذَا دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ قَرَأَ سُوْرَةَ اِنَّا فَتَحْنَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ مُسْتَقْبِلًا اِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرَ
الْكَعْبَةِ فَيَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً
ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رُوْحُ
يَضْرِبُهٗ فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوْحَ الرُّوْحِ يَضْرِبُهٗ فِي الْقَلْبِ حَتّٰى يَجِدَ انْشِرَاحًا وَّنُوْرًا ثُمَّ
يَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيْضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ عَلٰى قَلْبِهٖ

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین
داخل ہو تو سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہوکر کعبۂ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے
پھر سورۂ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورۂ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہوجاے

شغل حضور ارواح صاحبان

پھر کہے یا رب یا رب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اوسکو آسمان مین ضرب کرے آور یا روح الروح کی دل
مین ضرب کرے یہان تک کہ کشایش اور روبرو ہو پھر منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو
اسکے دل پر وَلِلْچِشْتِیَّةِ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ الْمَعْکُوْسِ لَمْ نَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا اَقْوَالِ
الْفُقَهَاءِ مَا نَسْتَرْعَا بِهٖ فَلِذٰلِكَ حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ اور چشتیون کے ہان
ایک نماز ہی جسکو صلوۃ المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اوسکی
نہین پائی جس سے ہم اوسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اوسکو ذکر نکیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز
کا خدا کے نزدیک ہی وَلَهُمْ صَلٰوۃٌ تُسَمّٰی صَلٰوۃَ کُنْ فَیَکُوْنُ اور چشتیہ کے ہان ایک نماز ہی جسکو
صلوۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوۃ کن فیکون اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب براری مین اوسکی
تاثیر نہایت جلد اور قوی ہی قَالُوْا مَنِ اعْتَرَضَتْ لَهٗ حَاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلْيَرْكَعْ كُلَّ لَيْلَةٍ مِّنْ
لَيَالِي الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً وَالْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُوْلُ مِائَةَ مَرَّةٍ اَيْ
آسان کنندۂ دشوارہا واے روشن کنندۂ تاریکیہا مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ
وَيُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةٍ وَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ
وَاِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ فَعَلَ هٰذَا ثُمَّ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ وَجَعَلَ كُمَّهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَبَكٰى
وَدَعَا اللّٰهَ اِلٰى حَاجَتِهٖ خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهٗ لَا بُدَّ يُسْتَجَابُ لَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مشائخ چشتیہ نے
صلوۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہی کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلثہ یعنی
چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعے کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ
سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایکبار اور سو بار یون کہے اے آسان کنندۂ
دشوارہا واے روشن کنندۂ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حق تعالی سے

دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو نہ کورہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اوتارے
اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روویے اور حق تعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بضرور انشاء اللہ تعالی
دعا اوسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضے ناواقفون نے اعتراض کیا ہی آستین
گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حال آنکہ ادعیۂ ماثورہ مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا
یعنی چادر کا اولٹنا پلٹنا نماز استسقا مین رسول علیہ السلام سے ثابت ہی تا حال عالم کا بدل جاوے تو ایسے طرح آستین
گردن مین ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر ناجائز ہوگا

فصل چھٹی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَايِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَهْ بَهَاءُ الدِّيْنِ
نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ یہ فصل ہی مشایخ نقشبندیہ کے اشغال مین
نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کے مرید ہین اللہ راضی ہو اونسے اور اونکے سب مریدون سے
قَالُوْا طُرُقُ الْوُصُوْلِ اِلَى اللهِ ثَلٰثٌ اَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَأْثُوْرُ
عَنْ مُتَقَدِّمِيْهِمْ نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہی سو منجملہ ذکر کے
نفی اور اثبات ہی اور وہی منقول ہی متقدمین نقشبندیہ سے وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّنْتَهِزَ فُرْصَةً مِّنَ التَّشْوِيْشَاتِ
الْخَارِجِيَّةِ كَالْاِسْتِمَاعِ اِلَى اَحَادِيْثِ النَّاسِ وَالدَّاخِلِيَّةِ كَالْجُوْعِ الْمُفْرِطِ وَالْغَضَبِ
وَالْاَلَمِ وَالشِّبَعِ الْمُفْرِطِ ثُمَّ يُذَكِّرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى
مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَضُمُّ شَفَتَيْهِ وَيُغْمِضُ عَيْنَيْهِ وَيَحْبِسُ نَفَسَهٗ فِيْ
بَطْنِهٖ وَيَقُوْلُ بِالْقَلْبِ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلَى الْاَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى
مَنْكِبِهٖ ثُمَّ يُحَرِّكُ مَنْكِبَهٗ اِلٰى رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اِلٰهَ ثُمَّ يَضْرِبُ فِيْ قَلْبِهٖ بِالشِّدَّةِ اِلَّا اللهُ
اور طریقہ نفی اثبات کے ذکر کا یہ ہی کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا

اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اوسکو اپنے سامنے کرے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے اون گناہوں کی جو اوس سے صادر ہوے پھر دونوں لبوں اور دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے تک پونہچے پھر گردن کو سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے الہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل میں سختی سے الا اللہ کو **ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ہزار ایکبار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہی قَالُوا الْحَبْسُ النَّفَسِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ اَحَادِيثِ النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہی باطن کے گرم کر دینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اوسپر گران نہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہی جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پونہچے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور اوس حبس دم میں جسکو جوگی بتاتے ہین فرق بعید ہی **ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا رباعی + حاشا کہ اکابر رہ جوگیہ روند اثبات مقالات زنا بین بکنند + حبس نفس و حصر نفس دارد فرق + حبس نفس ست آنچہ نشانش ہند وَكَذَلِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ اَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْنَّفَسِ اِعَانَةً عَلٰى عَدَدِ الْوِتْرِ اور حبس دم کے مانند شمار طاق کی بھی عجیب

خاصیت ہی تو اول اسی کلمۂ توحید کو ایکبار ایک دم مین کہے پھر تین بار ایک دم مین کہے اسی طرح درجہ بدرجہ
چند روزنکی مشق مین اکیس بار تک پونہچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار
تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار سات بار وعلی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ
نَفْيِ الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِثْبَاتِهَا لَهٗ تَعَالٰى عَلٰى
وَجْهِ التَّاكِيْدِ وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا كَمَا يَدُوْرُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْاَحَادِيْثِ
اور شرط اعظم نفی اثبات کے ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی وجود کا غیر
اللہ تعالی سے اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطے بروجہ تاکید اور اجتماع خاطر نہ اوس
طرح جیسے دل مین خطرات اور باتون کے خیالات گھومتے پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلٰى اِحْدٰى وَ
عِشْرِيْنَ مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَتِحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ وَانْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى
وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ
فَلْيَسْتَانِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار
تک پونہچا اور اوسکے واسطے جذب یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا تو اوسکو
اوسکے اسم کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اور اشغال سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اوسکا
عمل مقبول نہوا تو پھر شروط مذکورہ اوسکو پھر سرے سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک وَمِنْهَا الْاِثْبَاتُ
الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا اسْتَخْرَجَهٗ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ بَاقِيْ اَوْ
مَنْ يَّقْرُبُ مِنْهُ فِي الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر
کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اوسکو تو
خواجہ محمد باقی نے یا اونکے کسی قریب العصر نے نکالا ہی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد
شریعت مین کہین ثابت نہین اوس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین بلکہ شرع مین اسم ذات

تنبیہ

بعض صفات یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہو سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ
یَقُوْلُ النَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْیَدُ لِلسُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ اَفْیَدُ لِلْجَذْبِ
میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذبہ
اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهٗ اَنْ یُّخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهٖ بِالشَّدِّ التَّامِّ
وَیَمُدَّهَا حَتّٰی یَصِلَ اِلٰی اٰخِرِ دِمَاغِهٖ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِیْجِ فِی الزِّیَادَةِ حَتّٰی اَنَّ مِنْهُمْ
مَنْ یَّقُوْلُهَا فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّقَدْ رَاَیْتُ امْرَاَةً مِّنْ مُّخْلِصَاتِ سَیِّدِی الْوَالِدِ
تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَیْضًا اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے
کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اوسکو کھینچے یہاں تک کہ اوسکے دماغ کی جڑ
تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور رفتہ رفتہ زیادہ کرتا جاوے یہاں تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں
اسکو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو مرشد والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات
کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ یَحْکِیْ
عَنْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِی الْبِدَایَةِ یَقُوْلُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ فِیْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِّائَتَیْ مَرَّةٍ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتداے سلوک میں نفی اور
اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِیْهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ
کا مراقبہ ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ کہ شامل جمیع
افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت
انفکاک روح از جسد یا مثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست
بمنزلہ محسوس نصب العین گردد ۱۲ منہ وَصِفَتُهَا اَنْ یَّحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا یَسِیْرًا ثُمَّ
یَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ اِدْرَاكِهٖ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِیْطِ الَّذِیْ یَتَصَوَّرُهٗ كُلُّ اَحَدٍ

عِنْدَ اِطْلَاقِ اسْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يَتَجَرَّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ اَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ الْاَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ اِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْاِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَايِخِ مَنْ يَاْمُرُ مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ اَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُوا اللّٰهَ بِقَلْبِهٖ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ قَدْ تَبَرَّأْتُ اِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَاْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ اَوِ النُّوْرِ الْبَسِيْطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ اِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُوْرِ

اور طریقہ مراقبے کا یہ ہی کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے جمیع حواس روکے سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور کرتا ہی ولیکن ایسے لوگ کم ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکین تو طالب کوشش کرے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اوسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضے لوگون سے اس قسم کا ادراک نہین ہو سکتا ہی سو بعضے مشایخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتلاتے ہین اور طریقہ اوس دعا کا یہ ہی کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یون کہے ای رب تو ہی میرا مقصود ہی مین بیزار ہو آیا تیری طرف تیرے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص مذکور کو خلاے مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہین تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاے مجرد سے یہ مراد ہی کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہی وَثَالِثُهَا الرَّابِطَةُ بِشَيْخِهٖ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پونہچانا ہی اپنے مرشد کے ساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہی کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہی کیونکہ مریدین قابلیت نہین ہوتی تو اوسکی مزید صحبت سے مرشد اوسمین تصرف کرتا ہی مشایخ طریقت نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تمسے نہو سکے تو اونکے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین

نور بسیط

عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی حاصل ہو جاوے سو اگر یہ نہو سکے تو اون لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس پرتو سے مشرف ہوئے ہین جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہین اور اس آیت قرآنی مین کونوا مع الصادقین یعنی سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اوسکی توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت مین حاصل نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہے شعر

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین * طعنہ زند بر دو بہ سخرہ کند بر چلہ

وَشَرطُہا اَن یَکُونَ الشَّیخُ قَوِیَّ التَّوَجُّہِ دَائِمَ الیَادداشت فَاِذَا صَحِبَہُ خَلّٰی نَفسَہُ عَن کُلِّ شَیءٍ اِلَّا مَحَبَّتَہُ وَیَنتَظِرُ لِمَا یَفِیضُ مِنہُ وَیُغمِضُ عَینَیہِ اَو یَفتَحُہُمَا وَیَنظُرُ بَینَ عَینَیِ الشَّیخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَیءٌ فَلیَتبَعہُ بِجَامِعِ قَلبِہٖ وَلیُحَافِظ عَلَیہِ وَاِذَا غَابَ الشَّیخُ عَنہُ یُتَخَیَّلُ صُورَتَہُ بَینَ عَینَیہِ بِوَصفِ المَحَبَّۃِ وَالتَّعظِیمِ فَتُفِیدُ صُورَتُہُ مَا تُفِیدُ صُحبَتُہُ اور رابطہ مرشد کی شرط کا یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق دائمی رکھتا ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اوسکی محبت کے اور اوسکا منتظر رہے جسکا اوسکی طرف سے فیض آوے اور دونون آنکھین بند کرلے یا اونکو کھول دے اور مرشد کی دونون آنکھون کے بیچ مین تکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آئے تو اوسکے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اوس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اوسکے پاس نہ ہو تو اوسکی صورت کو اپنی دونون آنکھون کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اوسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اوسکی صحبت فائدہ دیتی تھی **ف** مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس

حدیث صحیح کے کہ ہُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی اولیاء اللہ وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور
جنکی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو موجب اس حدیث کے ہُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ کہ اولیاء اللہ جلیس ہین خدا کے
اور بمقتضاے اس حدیث مستند کے ہُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہی جنکا جلیس
اور ہم صحبت بدبخت نہین ہوتا مترجم کہتا ہی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی
علامت انکی اس قول مین بیان کی

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ... وز تو نرمید صحبت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزان میباش ... ورنہ نکند روح عزیزان بحلت

خلاصہ یہ ہی کہ جسکی صحبت سے
دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اوسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہی
اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہی اوسکی صحبت سے تو تنہائی بہتر ہی تو واجب ہی کہ علو
عوام پر دھوکھا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نکرلے بلکہ طریقت کی بیعت اوس مرشد کامل مکمل سے کرے
جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہون مولوی روم علیہ الرحمہ نے فرمایا شعر

ای بسا ابلیس آدم روی ہست ... پس بہر دستی نشاید داد دست

اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین
معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پونہچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہوجاوے
حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِكِ
اِذَا کَانَ عَلٰی ہَیْئَۃٍ وَحَصَلَ لَہٗ شَیْءٌ مِّنْ ہٰذَا الْمَعْنٰی اَنْ لَّا یُغَیِّرَ تِلْكَ الْہَیْئَۃَ فَاِنْ کَانَ
قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَاِنْ کَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہی کہ
جب کسی شکل اور ہیات پر ہو اور اوسکو یہ کوئی حال حاصل ہو اوس شکل کو نہ بدل ڈالے تو اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے
اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہو جاوے وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّأْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَکْتُوْبًا عَلَیْہِ اسْمُ اللّٰہِ
بِالذَّہَبِ اور بعضے وہ مشایخ ہین جو سالک کو بتاتے ہین دل مین اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال
کرنے کا سَمِعْتُ سَیِّدِیْ الْوَالِدَ یَقُوْلُ اَمَرَنِیْ خَوَاجَہْ ہَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِکِتَابَۃِ اسْمِ الذَّاتِ

وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ فَاَكْثَرْتُ مِنْهَا وَاَخَذْتُ تَحْرِيْرَهَا مَعَ قَلْبِيْ حَتّٰى اِنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا
بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ اَرْبَعَةِ اَوْرَاقٍ وَمَا شَعَرْتُ
اور والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے کہ مجکو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور مین
دس برس کا تھا تو مینے اسکے لکھنے کی کثرت کی اور اسکی تحریر مینے اپنے دل مین جمالی یہان تک کہ ایک
کتاب کے لکھنے مین مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کے لکھ گیا اور مجکو کچھ خبر نہوئی
مولانا نے فرمایا کہ مینے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا
شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ رَاَيْتُ خَوَاجَہ خُرْد يَكْتُبُ بِاِبْهَامِهٖ عَلٰى
اَصَابِعِهِ الْاَرْبَعِ شَيْئًا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَلَامِهٖ وَشَانِهٖ كُلِّهٖ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كَتَبْتُ اِسْمَ الذَّاتِ
فِيْ بِدَايَةِ اَمْرِيْ وَصَارَتْ دَيْدَنًا لَا اَسْتَطِيْعُ الْاِنْقِلَاعَ عَنْهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور والد مرشد
سے مینے سنا فرماتے تھے کہ مینے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چارون انگلیون کو
کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مینے اونسے پوچھا تو فرمایا کہ مینے اسم ذات
کو ابتدائے سلوک مین لکھا تھا اور اب مجکو ایسی عادت ہوگئی ہے کہ مین اوسکے چھوڑنے پر قادر نہین ہون
واللہ اعلم وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءُ طَرِيْقَتِهِمْ بَعْضُهَا اِشَارَةٌ اِلٰى هٰذِهِ
الْاِشْتِغَالِ وَبَعْضُهَا عَلٰى شُرُوْطِ تَاْثِيْرِهَا فَلْنَذْكُرْهَا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات
ہین جنپر اونکے طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحون مین تو اونھین اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی
اونکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو اونکا ذکر کرنا چاہیے ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن
خلوت در انجمن یاد کرد بازگشت نگہداشت یادداشت فَهٰذِهٖ هِيَ الْمَاْثُوْرَةُ
عَنْ خَوَاجَہ عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيْ وَبَعْدَهَا ثَلٰثَةٌ مَاْثُوْرَةٌ عَنِ الْخَوَاجَہ نَقْشَبَنْد
وُقُوْفٌ زَمَانِيٌّ وُقُوْفٌ قَلْبِيٌّ وُقُوْفٌ عَدَدِيٌّ ۱ ہوش در دم ۲ نظر بر قدم ۳ سفر در وطن

۴ خلوت در انجمن ۵ یاد کرد ۶ باز گشت ۷ نگہداشت ۸ یاد داشت تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق
غجدوانی سے منقول ہین اور انکے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین ۱ وقوف زمانی
۲ وقوف قلبی ۳ وقوف عددی اما ہوش در دم فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلا یزال
متیقظا متجسسا عن نفسہ فی کل نفس ہل ہو غافل او ذاکر ہذا طریق التدریج الی
دوام الحضور وہذا للمبتدی فاذا توسط فی السلوک فلیکن متفحصا عن نفسہ
فی کل طائفۃ من الزمان مثل ان یتامل بعد کل ساعۃ ہل دخلت علیہ فیہا غفلۃ
او لا فان دخلت غفلۃ استغفر وعزم علی ترکہا فی المستقبل وہکذا حتی
یصل الی الدوام ویسمی ہذا الاخیر بوقوف زمانی واستخرجہ خواجہ نقشبند
لما رای ان التوجہ الی علم العلم فی کل نفس یشوش حال المتوسط فانما اللائق
بہ الاستغراق فی التوجہ الی اللہ بحیث لا یزاحمہ علم ہذا التوجہ تو ہوش در دم
کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر
سانس مین کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی
ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان مین آوے
تو چاہیے کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت مین اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد
کہ اس ساعت مین غفلت آئی یا نہین اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آیندہ کو اوسکے چھوڑنے کا
ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہان تک کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی
ہوشیاری مسمی بہ وقوف زمانی ہے اسکو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا اسواسطے کہ اونھون نے معلوم کیا
کہ متوجہ ہونا علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم مین سالک متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے
اوسکے مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ مین اس طرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست بھی مزاحم حال نہو

ہوش در دم

ف متنبہ ہو کہ [illegible] ہر ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے
اور متوسط کے اور قدرے [illegible] کو محاسبہ جسکا نام وقوف زمانی ہے لائق ہے بہ نسبت متوسط ہے حضرت [illegible] نے
فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو
دبایا اور تابع بعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا
محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تمسے حساب لیا جاوے اور اونکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیجے اور آراستہ
ہو جاو عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اوس دن تم سامنے کیے جاؤگے تمہاری
کوئی چیز چھپ نہ سکیگی اما نظر بر قدم فمعناه ان السالك يجب عليه ان لا ينظر
في حال مشيه الا الى قدميه ولا في حال قعوده الا بين يديه فان النظر
الى النقوش المختلفة والالوان المعجبة يفسد عليه حاله ويمنعه مما هو
بسبيله وفي حكمه الاستماع الى اصوات الناس واحاديثهم سمعت سيدي الوالد
يقول هذا بالنسبة الى المبتدي اما المنتهي فيجب عليه ان يتامل في حاله على
قدم اي نبي هو اذ من الاولياء من يكون على قدم محمد عليه الصلاة والسلام
وله الجامعية التامة ومنهم من يكون على قدم موسى عليه السلام وعلى
هذا القياس فاذا عرف متبوعه فلتكن احواله وواقعاته مناسبة بواقعات
متبوعه والله اعلم اور نظر بر قدم کی تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے
وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوا اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے
اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور
اوس سے روکتا ہے جسکی وہ طلب میں ہے اور در حکم نظر ہے لوگوں کی آوازوں اور اونکی باتوں کی طرف
کان لگانا اپنے والد مرشد سے مینے سنا فرماتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا یہ نسبت مبتدی کے ہے

ف [illegible] حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا [illegible] الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله [illegible]

اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا
سید المرسلین محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور او نکو پوری جامعیت کمالات کی
حاصل ہوتی ہی اور بعض ولی موسی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہی وعلی ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو
پہچان لے تو چاہیے کہ اوسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں فو اللہ اعلم
اما سفر در وطن فمعناہ الانتقال من الصفات البشریۃ الخسیسۃ الی الصفات
الملکیۃ الفاضلۃ فیجب علی السالک ان یتفحص عن نفسہ ھل فیہ بقیۃ حب
الخلق فاذا عرف شیئا من ذلک استانف التوبۃ وعلم ان ذلک صنمہ ثم یقول
لا الہ الا اللہ یعنی نفیت عن قلبی الشیٔ الفلانی واثبت حب اللہ مکانہ
وذلک لان عروق المحبۃ فی داخل القلب کثیرۃ خفیۃ لا یمکن ان تستخرج
الا بالتفحص البالغ ویجب علیہ ان یتفحص ھل فی قلبہ حسد لاحد او حقد او اعتراض
فلیکسرہ بمداومۃ ھذہ الکلمۃ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سے
صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہی کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اوسمین کچھ حب خلق
باقی ہی پھر جب اوسکو جان جاوے تو سرنو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہی اسواسطے کہ جو تجکو
خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہی پھر کہے لا الہ الا اللہ لا الہ سے ارادہ کرے کہ مینے فلانی چیز کی
محبت کو نفی کر دیا اور الا اللہ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مینے اوسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ
اسکی یہ ہی کہ غیر خدا کے محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اونکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال
تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہی کہ تلاش کرے کہ آیا اوسکے دل مین کسیکا حسد یا کسیکا
کینہ یا اعتراض موجود ہی تو اوسکو توڑ ڈالے اس کلمے کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اوسنے اوسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب

سفر در وطن

لوگون سے اوسکو وحشی کر دیا اَمّا خلوت در انجمن فمعناہ اَن یشتغل بقلبہ بالحق فی الاحوال کلّہا من الدرس والکلام والاکل والشرب والمشی فیجب ان یحصل السالک ملکۃ التوجہ الی الحق فی وقت الاشتغال بہذہ الاشغال قال خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عز من قائل رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحق ان التوسم بزی الفقراء ودوام التعلق باللہ یکون غالبا مظنۃ للریاء والسمعۃ فالاولی ان یکون الزی زی العلماء والدیانۃ والاجتہاد فی الطاعات ویکون القلب مع الحق دائما قال الخواجۃ علی الرامیتنی بالفارسیۃ **شعر** از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ۞ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان ۞ اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات مین پڑھانے مین اور کلام کرنے اور کہانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچاوے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے حق تعالی کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید فروخت ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقرا نشان بند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اسطرح کہ لوگون پر مخفی نرہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور لباس تو علما اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین ادا کیا یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانہ کے مانند ایسی پیاری چال کمتر ہے جہان مین **ف** مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع

بیگانہ وش

اور لباس اختیار کرے اور باحق یہ ہے اکثر عوام کو اوسکے ساتھ عقیدت نہو گی یہی گمان کرینگے کہ یہ ملا ہے
کتاب کے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے
حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل
نہونا کیونکر متصور ہوا اوسپر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ رجال لا
تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اَمَّا یاد کرد فَمَعْنَاهُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِمَّا بِالنَّفْيِ
وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيلُهُ اور یاد کرد سے مراد ذکر اللہ ہے یا بنفی اور اثبات یا باثبات
مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی ف یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اوس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو
مرشد سے سیکھا ہے یہانتک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا
مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اسواسطے کہ
ذکر نفی یا دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیہ وَ اَمَّا بازگشت فَمَعْنَاهُ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ
كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَدْعُو اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتِمَّ
عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِيْ وُصُوْلَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُوْلُ
هٰذَا الشَّرْطُ عَظِيْمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّغْفُلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ
مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے
ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عز وجل سے
بحضور دل کہ ای میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے مینے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے
اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے مینے سنا فرماتے
کہ یہ شرط عظیم ہے ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے غافل ہو اسواسطے کہ جو ہمنے پایا اسکی برکت سے پایا

یاد کرد

بازگشت

ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اوسکے بعد اوسی طرح کہے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے
اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اسی فکر سے تو بہی مقصود ہوا اسواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک و بد کا نافی ہے
تو ہم ہم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسواے حق سے صاف ہو جاوے ذاکر اگر ایسا
اخلاص نہ پاوے تو وہ جو ذکر کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اوسکو انشاء اللہ تعالی
اخلاص حاصل ہو جاویگا اور بازگشت سے اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر
دل مین جو سماتا ہے سرور خاطر سے تو اوسپر مغرور ہو جاتا ہے اور اوسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حال آنکہ
اوسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہے وَاَمَّا نگاہداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ
وَاَحَادِيثِ النَّفْسِ يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطْرَةً يَخْطُرُ
فِي قَلْبِهٖ قَالَ خواجه نقشبند يَنْبَغِي اَنْ يَصُدَّهَا السَّالِكُ فِي اَوَّلِ مَا يَظْهَرُ
لِاَنَّهَا اِذَا ظَهَرَتْ مَالَتْ اِلَيْهَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْهَا فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهٰذَا طَرِيقُ
تَحْصِيلِ مَلَكَةِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّهْنِ عَنْ خُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِيثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت
تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار
اور ہوشیار رہے سو کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نچھوڑے کہ خطور کر سکے خواجہ نقشبند
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اوسکے ابتداے ظہور مین روک دے اسواسطے کہ
جب ظاہر ہو چکیگا تو نفس اوسکی طرف مائل ہو جاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اوسکا دور کرنا مشکل ہوگا
تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے
ف مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل مین رکھنا نچاہیے بزرگون کے نزدیک
یہ امر مہم ہے اور اولیاے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے وَاَمَّا یاد داشت فَعِبَارَةٌ
عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ اِلٰى حَقِيقَةِ وَاجِبِ الْوُجُودِ الْحَقِّ

یاد داشت

اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہی
توجہ صرف سے جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی
کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فناے تام اور بقاے کامل کے بعد واللہ اعلم
خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کے دہیان کا نام ہی جو بلا ذریعۂ الفاظ اور تخیلات کے ہو یہ دولت
منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جَعَلَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ آمِین وَاَمَّا وُقُوْفٌ زَمَانِیٌّ

وقوف زمانی

فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو ہمنے ہوش در دم کی تفسیر مین بیان کیا
یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین در صورت غفلت استغفار کرنا اور آیندہ کو
اوسکے ترک پر ہمت باندہنا وَاَمَّا وُقُوْفٌ عَدَدِیٌّ فَھُوَ الْمُحَافِظَۃُ عَلٰی عَدَدِ الْوِتْرِ

وقوف عددی

وَقَدْ مَرَّ بَیَانُہٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا نام ہی اور اوسکا بیان ہو چکا
یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوْفٌ قَلْبِیٌّ فَمَعْنَاہُ التَّوَجُّہُ اِلَی الْقَلْبِ الَّذِیْ
ھُوَ مَوْدَعٌ اِلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ وَالْحِکْمَۃُ فِیْ ھٰذَا التَّوَجُّہِ کَالْحِکْمَۃِ

وقوف قلبی

فِیْ مُرَاعَاۃِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجَیْلَانِیَّۃِ اور وقوف قلبی عبارت ہی اوس قلب کی طرف توجہ جو بائین
طرف چہاتی کے نیچے موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی
مشایخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل مین دخل نہو
تا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اوسپر واقف رہے
اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اوسکو ذکر اور اوسکے مفہوم سے مہمل
اور بیکار نہ چہوڑے خواجہ نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور
وقوف قلبی تو اونکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطۂ مرشد اور مراقبات لازم ہین بلکہ
مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر

سَلِّ بِجَسِیْ قَلْبَکَ مِنْ تَحْتِ بِهَا رَہٗ ۔ فَمِنْ ذٰلِکَ الْاَحْوَالُ فِیْکَ تَکُوْنُ یعنی اپنے دل کے اندر سے میر
پرنالے کی طرح ہوجا اسواسطے کہ اس لزوم سے تجھمین حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشَبَنْدِیَّۃِ
تَصَرُّفَاتٌ عَجِیْبَۃٌ مِّنْ جَمْعِ الْھِمَّۃِ عَلٰی مُرَادٍ فَیَکُوْنُ عَلٰی وَفْقِ الْھِمَّۃِ وَالتَّاثِیْرِ فِی الطَّالِبِ
وَدَفْعِ الْمَرَضِ عَنِ الْمَرِیْضِ وَاِفَاضَۃِ التَّوْبَۃِ عَلَی الْعَاصِیْ وَالتَّصَرُّفِ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ
حَتّٰی یُحِبُّوْا وَیُعَظِّمُوْا وَفِیْ مَدَارِکِھِمْ حَتّٰی تَمَثَّلَ فِیْھَا وَاقِعَاتٌ عَظِیْمَۃٌ وَالْاِطِّلَاعِ عَلٰی
نِسْبَۃِ اَھْلِ اللّٰہِ مِنَ الْاَحْیَآءِ وَاَھْلِ الْقُبُوْرِ وَالْاِشْرَافِ عَلٰی خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا
یَخْتَلِجُ فِی الصُّدُوْرِ وَکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ وَدَفْعِ الْبَلِیَّۃِ النَّازِلَۃِ وَغَیْرِھَا
وَنَحْنُ نُنَبِّھُکَ عَلٰی نُمُوْذَجٍ مِّنْھَا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات ہین ہمت باندھنا
کسی مراد پر پس ہوتی ہو وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے
دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم
ہوجاوین یا اونکے خیالات مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ
کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اونکے سینون مین خلجان کرتا ہے
اوس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کردینا اور سوائے انکے اور بھی تصرفات
ہین اور ہم تجکو ای کتاب کے دیکھنے والے اونمین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے
اَمَّا ھٰذِہِ التَّصَرُّفَاتُ عِنْدَ کُبَرَآئِھِمْ اَصْحَابِ الْفَنَآءِ فِی اللّٰہِ وَالْبَقَآءِ بِہٖ فَلَھَا شَانٌ
عَظِیْمٌ وَاَمَّا عِنْدَ سَآئِرِھِمْ فَالتَّاثِیْرُ فِی الطَّالِبِ اَنْ یَّتَوَجَّہَ الشَّیْخُ اِلٰی نَفْسِہِ
النَّاطِقَۃِ وَیُصَادِمَھَا بِالْھِمَّۃِ التَّامَّۃِ الْقَوِیَّۃِ ثُمَّ یَسْتَغْرِقُ فِیْ نِسْبَتِہٖ بِالْجَمْعِیَّۃِ
وَھٰذَا بَعْدَ اَنْ تَکُوْنَ نَفْسُ الشَّیْخِ حَامِلَۃً لِّنِسْبَۃٍ مِّنْ نِّسَبِ الْقَوْمِ وَکَانَتْ مَلَکَۃً
رَاسِخَۃً فِیْھَا فَتَنْتَقِلُ نِسْبَتُہٗ اِلَی الطَّالِبِ عَلٰی حَسَبِ اسْتِعْدَادِہٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّشْتَغِلُ

عجائب تصرفات نقشبندیہ

بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ
صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ
اور بقا باللہ کے لوگ ہین تو اونکی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کے سوا باقی متوسطین کے نزدیک طالب
مین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہوکر اپنی پوری قوی ہمت سے تکرار لے
پھر ڈوب جائے اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اوسکے بعد ہوگا کہ نفس مرشد کو نسبت کا
حامل ہوا ان بزرگون کی نسبتون مین سے اور اس نسبت کا اوسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اوسکے قابو مین
ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی اوسکی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعضے
نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ
طالب غائب ہو تو اوسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنی غائب کو
توجہ دیتے ہین اوسکی صورت کو خیال کرکے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنِ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ
وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى
هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ
مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ لِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ
اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع
خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اسطرح پر کہ دل مین کوئی
خطرہ نہ سمائے سوا اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجھکو خبر دی اوسنے جس پر
مجھکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لا الٰہ الا اللہ سے یہ ارادہ
کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہین اور کوئی روزی دینے والا نہین یا اوسکے مناسب
جو مدعا ہو سوائے اللہ کے **ف** مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے

مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہیں اَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهُ
الْمَرِيْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِيْ قَلْبِهٖ خَطْرَةٌ
دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ يَنْتَقِلُ اِلَيْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ
اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور
یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اسپر ہمت کو جمع کرے اسطرح پر کہ اوسکے دل میں کوئی خطرہ
نہ آئے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہوجاویگی اور یہ امر
عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اوسکی خلق میں ف مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض
کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت
وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے
يَا مَنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے
کہ شخص کی بیماری یا ابتلاے معصیت زائل ہوجاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے
ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ يَّتَخَيَّلَ نَفْسَهٗ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ بَعْدَ
اَنْ اَثَّرَ فِيْهِ نَوْعَ تَاْثِيْرٍ كَاَنَّ نَفْسَهٗ اَفَاضَتْ اِلٰى نَفْسِهٖ وَوَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتِّصَالٌ
ثُمَّ اَخَذَ يَسْتَاْنِفُ فَيَنْدَمُ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَاصِيَ يَتُوْبُ عَنْ قَرِيْبٍ
اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اسمیں
تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اوسکی ذات اسکی ذات سے مل گئی اور دونوں ذاتوں میں اتصال ہوگیا
پھر از سر نو شروع کرے سو اوس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالی سے استغفار کرے
تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا وَالتَّصَرُّفُ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوْا اَوْ فِيْ مَدَارِكِهِمْ حَتّٰى
يَتَمَثَّلَ فِيْهَا الْوَاقِعَاتُ صُوْرَتُهٗ اَنْ يُّصَادِمَ نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَّةِ وَيَجْعَلَهَا

متصلة بنفسه ثم يتخيل صورة المحبة او الواقعة ويتوجه اليها بمجامع قلبه فان المتوجه اليه يتأثر ويظهر فيه الحب وتتمثل له الواقعة اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا او نمین محبت آجاوے یا اونکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اونمین واقعات متمثل ہوجاوین اوسکا طریقہ یہ ہی کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھرجاوے اور اوسکو اپنے نفس سے متصل کرلے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اونکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اوسمین اثر ہوگا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اوسمین محبت ظاہر ہوجاویگی اور واقعہ اوسکے ذہن مین صورت پکڑ جاوے

واما الاطلاع على نسبة اهل الله فطريقة ان يجلس بين يديه ان كان حيا او عند قبره ان كان ميتا ويفرغ نفسه عن كل نسبة ويفضي بروحه الى روح هذا الشخص زمانا حتى يتصل بها ويختلط ثم يرجع الى نفسه فكل ما وجد فيها من الكيفية فهو نسبة هذا الشخص لا محالة اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہی کہ اوسکے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اوسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پہونچاوے چند ساعت یہانتک کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور ملجاوے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس مین پاوے تو البتہ وہی اوس شخص کی نسبت ہی

واما الاشراف على الخواطر فطريقة ان يفرغ نفسه عن كل حديث وخاطر ويفضي بنفسه الى نفس هذا الشخص فان اختلج في نفسه حديث من قبيل الانعكاس فهو خاطره اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتون کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پہونچاوے پھر اگر اوسکے دل مین کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہی

واما كشف الوقائع المستقبلة

تصرف در قلوب

اطلاع بر نسبت اہل اللہ

اشراف خواطر

فطریقۃ ان یفرغ نفسہ عن کل شیء الا انتظار معرفۃ ہذہ الواقعۃ فاذا انقطع عنہ کل خاطر
وکان الانتظار کطلب الماء للعطشان جعل یرقی بنفسہ زمانا بعد زمان الی الملأ الاعلی
او السافل بقدر استعدادہ ویتجرد الیہم فانہ عن قریب ینکشف علیہ الامر ینکشف ما تفرع
او مرئیۃ واقعۃ فی الیقظۃ او رؤیا فی المنام اور وقائع آیندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے
دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کے انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے
ہر خطرہ منقطع ہو جائے اور انتظار اوس مرتبے پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے تو اپنی روح کو
ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملأ اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اونھین کی
طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اوس پر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کی آواز سے یا جاگتے میں اوس واقعے کو دیکھکر یا خواب میں
ف ملأ اعلی ملائکہ کروبین کو کہتے ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا اور قدر ہین
اور ملأ سافل وہ فرشتے ہین جو مراتب مین اونسے نیچے ہین واما دفع البلیۃ النازلۃ فطریقہ
ان یتخیل تلک البلیۃ بصورتہا المثالیۃ ویتخیل مصادمتہا ودفعہا بقوۃ
ثم یجمع ہمتہ علی ذلک ویرقی بنفسہ زمانا بعد زمان الی حیز الملأ الاعلی
او السافل ویتجرد الیہم فانہا عن قریب تندفع واللہ اعلم اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا
یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اوسکی صورت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اوسکی مصادمت اور دفع کرنے کو
بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملأ اعلی یا ملأ سافل
کے مکان کی طرف بلند کرے اور اونھین کی طرف یکسو ہو جائے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی واللہ اعلم
وشرط ہذہ التصرفات وما یجری مجراہا اتصال نفس المؤثر بنفس المؤثر
فیہ والالمام بہا والافضاء الیہا واصحاب التجرید من غواشی البدن
یعرفون ہذا الاتصال ویقدرون علی تحصیلہ واللہ اعلم وہذا الذی

ذکرناہ من الاشغال ھو الذی کان یختارہ سیدی الوالد قدس سرہ اور ایسے
تصرفات کی شرط اور جو انکے قائم مقام ہین متصل کرنا ہی اثر دینے والے کے نفس کو اوسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا
منظور ہی اور ملادینا اوسکے ساتھ اور اوس تک پونہچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہوگئے ہین
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اسکے حاصل کرنے پر قادر ہین واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے
مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے وللشیخ احمد السرہندی اشغال
اخری فلنذکرھا بالاجمال اعلم ان اللہ تعالی خلق فی الانسان ست لطائف
ھی حقائق مفرزۃ بحیالہا کما ھو ظاھر کلام الشیخ واتباعہ او جہات و اعتبار
للنفس الناطقۃ فھی تسمی باعتبار قلبا و باعتبار اخر روحا الی غیر ذلک وھو
الذی اختارہ سیدی الوالد وصور فی صورھا فرسم دائرۃ وقال ھی القلب
ثم دائرۃ اخری فی ھذہ الدائرۃ فقال ھی الروح الی ان رسم الدائرۃ السادسۃ
وقال ھی انا وسمعتہ یقول بعضھا فی البعض ویستدل علی ذلک بالحدیث الدائر
علی السنۃ الصوفیۃ ان فی جسد ابن ادم قلبا وفی القلب روحا الی اخرہ
ولم احفظ لفظہ اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے مین اور اشغال مین تو چاہیے کہ ہم انکو مجمل
ذکر کرین معلوم کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھہ لطیفے پیدا کیے جنکے حقائق جدا جدا ہین بذات خود چنانچہ یہی ظاہر
ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور اونکے تابعین کے کلام سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ
کے تو وہی نفس ناطقہ ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اوسکا روح نام ہی وعلی ہذا القیاس
باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجکو اون لطائف کی صورت بنا دی تو اول
ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی پھر اوس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا یہ روح ہی
یہان تک کہ چھٹا دائرہ لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنی حقیقت انسانی جسکو آدمی عربی مین انا تعبیر کرتا ہی

اور فارسی مین من اور ہندی مین مین بولتا ہی اور سینے والے سے مُنافرت تھے کہ بعض لطائف
بعض کے اندر ہین اور اس مدعا پر اوس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر
اور مشہور ہی کہ سِر ابن آدم کے جسم مین دل ہی اور دل مین روح ہی تا آخر لطائف ستہ اور مجکو اس حدیث کے
الفاظ محفوظ نہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل ثابت نہین

وَبِالْجُمْلَةِ نَغْرَضُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيِّ أَنَّ كُلَّ لَطِيفَةٍ مِّنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ لَهَا ارْتِبَاطٌ
بِعُضْوٍ مِّنَ الْجَسَدِ فَالْقَلْبُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ بِإِصْبَعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ
بِحِذَاءِ الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْمَنِ مَائِلًا إِلَى وَسَطِ الصَّدْرِ وَالْخَفِيُّ فَوْقَ الثَّدْيِ الْأَيْسَرِ
مَائِلًا إِلَى الْوَسَطِ وَالْأَخْفَى فَوْقَ الْخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الْوَسَطِ وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ
مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلٍّ مِّنْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءِ حَرَكَةٌ نَبْضِيَّةٌ فَالشَّيْخُ يَأْمُرُ بِمُحَافَظَةِ
تِلْكَ الْحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذَاكِرًا اسْمَ الذَّاتِ ثُمَّ يَأْمُرُ بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ مَادًّا
لِلَفْظَةِ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِلَفْظَةِ إِلَّا اللّٰهُ عَلَى الْقَلْبِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

خلاصہ یہ ہی کہ شیخ احمد سہرندی کی غرض یہ ہی کہ ان لطائف مین سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہی
بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا تعلق بائین چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہی اور روح کا ارتباط
داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہی اور سِر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکے ہوئے
اور خفی بائین چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہی اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہی اور سِر وسط
مین ہی اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول مین ہی اور ہر ایک عضو مین اعضا مذکورۂ سے نبض کے مانند
حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین
پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہین لا کے لفظ پھیلاتے ہوے جمیع لطائف مذکورہ پر اور الا اللہ کے
لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی

کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہی اور خفی سب لطائف مین الطف اور احسن ہی اور روح الطف ہی قلب سے مشایخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو مخصوص پاتا ہی اور اوسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کی تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمۂ لا کو دماغ تک پونہچاوے اور کلمۂ الٰہ کو داہنے مونڈھے پر یا پستان راست پر پونہچاوے اور کلمۂ الا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے

فصل ساتوین

مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیأۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب وارتباط باللہ عزوجل وبالسکینۃ وبالنور مرجع مشایخ کے طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے کہ نسبت اللہ عزوجل کے انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور انکے نزدیک مسمی بسکینہ اور نور ہی وحقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبیہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت کیفیت ہی جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہی از قسم تشبیہ بفرشتگان یا جھانکنا عالم جبروت کا وتفصیلہ ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطہارات والاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ وملکۃ راسخۃ لہذا التوجہ فہذان جنسان للنسبۃ تحت کل منہما انواع کثیرۃ اور تفصیل اوس اجمال کی یہ ہی کہ بندے نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی تو اوسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہی جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہی اور اس توجہ کا ملکۂ راسخہ پیدا ہو جاتا ہی صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہی اور ملکہ توجہ سے تطلع جبروت مقصود ہی

تو نسبت کی یہ دو نوع نسبتین بمنزلہ جنس کے ہیں جنمین انواع کثیرہ داخل ہین فمنہا نسبۃ المحبۃ
والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق
کی نسبت ہے تو اوسمین محبت کی صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر ومنہا نسبۃ کسر النفس
والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد یسمیہا نسبۃ اہل البیت اور منجملہ
انواع مذکورہ نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اسکو نسبت اہل بیت کہتے تھے
ومنہا نسبۃ المشاہدۃ وہی ملکۃ التوجہ الی المجرد البسیط وبالجملۃ فالحضور
مع اللہ الوان بحسب اقتران معنی من المحبۃ او کسر النفس او غیرہما بالیادداشت
والنفس تقوم بہا ملکۃ راسخۃ من ہذا اللون وتسمی تلک الملکۃ نسبۃ
والنسب کثیرۃ جدا وصاحب السر یدرک کل نسبۃ علی حدتہا والغرض من
الاشتغال تحصیل نسبۃ والمواظبۃ علیہا والاستغراق فیہا حتی تکتسب
النفس منہا ملکۃ راسخۃ اور منجملہ اونکے مشاہدے کی نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے
مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام
بالاجمال یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا انکے غیر کی یادداشت
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی
ملکہ اور کیفیت مسمی بہ نسبت ہے اور نسبتین نہایت بکثرت ہین اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ
دریافت کرتا ہے اور اشتغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے
اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمین ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے
ملکہ راسخہ پیدا کرلے ف حاشیہ منہیہ مین ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا کہ
نسبت ہے پھر اوسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا

قاعدہ کلیہ بتایا سوا اسکو تامل کرنا کہ تو راہ یاب ہو و لا تظنن ان النسبۃ لا تحصل الا بھذہ الاشغال بل ھذہ طریق لتحصیلھا من غیر حصر فیھا و غالب الرای عندی ان الصحابۃ و التابعین کانوا یحصلون السکینۃ بطرق اخری فمنھا المواظبۃ علی الصلوات و التسبیحات فی الخلوۃ مع المحافظۃ علی شریطۃ الخشوع و الحضور و منھا المواظبۃ علی الطھارۃ و ذکر ھادم اللذات و ما اعدہ اللہ للمطیعین لہ من الثواب و للعاصین لہ من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیۃ و انقلاع عنھا و منھا المواظبۃ علی تلاوۃ الکتاب و التدبر فیہ و استماع کلام الواعظ و ما فی الحدیث من الرقاق و بالجملۃ فکانوا یواظبون علی ھذہ الاشیاء مدۃ کثیرۃ فتحصل ملکۃ راسخۃ و ھیاۃ نفسانیۃ یحافظون علیھا بقیۃ العمر و ھذا الشیء ھو المتوارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طریق مشایخنا لا شک فی ذلک و ان اختلف الالوان و اختلفت طرق تحصیلھا اور یہ گمان نکیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین حاصل ہوتی مگر انھین اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اوسکی تحصیل کا ایک طریق ہی اوخھین مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہی کہ حضرات صحابہ اور تابعین یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اونکے طرق تحصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوت مین شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اوسکے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حق تعالی نے مطیعون کے واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اوسکو ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اوسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر اور اوسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اون احادیث کے تامل

ف اثبات توارث نسبت طریقت از عہد زمان رسالت الی الآن و رفع بعض ناتعصبین ۱۲

کرنے پر جسنے دل نرم ہوجاتا ہو مثلاً سو بیہ ہی کہ حضرات صحابہ و تابعین اشیاے مذکورہ پر مداومت کثیر و مواظبت
اور دوام کرتے تھے تو اونکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخ اور ہیات نفسانیہ حاصل ہوجاتی تھی اور اسکی
محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین اور یہی مقصود متوارث ہو شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بوراثت چلا آیا ہمارے مرشدون کے طرق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین اور تحصیل
نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مینے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل
اس بات مین یہ ہی کہ نسبت صحابہ و تابعین کی نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ
سے مرکب ہی برکات عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو اونکے کلام کا محل اصلی اور
اونکے خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہی تو ہمکو لائق ہی کہ اون حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہمنے
بنایا محمول کریں چنانچہ اونکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مینے سنا مصنف سے فرماتے تھے کہ
ایمۂ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مینے مشاہدہ کیا کہ ایک وسعت کے دامن مین جنگل لارہے ہو اور اونکا
سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس کے ساتھ بنہج عجیب و رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ اونکا تول
عالم ارواح کے باطن در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف
محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اوکھاڑ دیا بعضے نادان
کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشتغال مخصوصہ صحابہ اور تابعین کے زمانے مین نتھے تو بدعت سیئہ
ہوئی خلاصۂ جواب یہ ہی کہ جس امر کے واسطے اولیاے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشتغال مقرر کیے ہین وہ
امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہی گو طرق اوسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت
مجتہدین شریعت کے مانند ہوے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے
اور اولیاے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کے جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائے تو یہان
بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان یہ البتہ ہی کہ حضرات صحابہ کو بسبب صفائی طبیعت اور حضور خورشید رسالت کے

تحصیل نسبت مین ایسے اشغال کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کے کہ اونکو بسبب بُعد زمان رسالت
کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم مین قواعد صرف اور
نحو کے دریافت کی حاجت نتھی اور اہل عجم اور بالفعل کے عرب اوسکے محتاج ہین واللہ اعلم سَمِعْتُ
سَیِّدِی الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّہٗ یَذْکُرُ وَاقِعَۃً لَّہٗ طَوِیْلَۃً رَاٰی فِیْہَا الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ
وَعَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فَقَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَنْ نِسْبَتِیْ ہَلْ
ہِیَ الَّتِیْ کَانَتْ عِنْدَکُمْ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِیْ
بِالْاِسْتِغْرَاقِ فِیْہَا وَتَاَمَّلَ جِدًّا ثُمَّ قَالَ ہِیَ ہِیَ بِلَا فَرْقٍ والد مرشد قدس سرہ سے مینے
سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور سید الاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا
تو فرمایا کہ مینے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تمکو زمانہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا
یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثُمَّ لِصَاحِبِ الْمُدَاوَمَۃِ عَلَی السَّکِیْنَۃِ اَحْوَالٌ رَفِیْعَۃٌ تَنُوْبُہٗ
مَرَّۃً وَّمَرَّۃً فَلْیَغْتَنِمْہَا السَّالِکُ وَلْیَعْلَمْ اَنَّہَا عَلَامَاتُ قَبُوْلِ الطَّاعَاتِ وَتَاْثِیْرِہَا
فِیْ صَمِیْمِ النَّفْسِ وَسُوَیْدَاءِ الْقَلْبِ پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے
حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اون حالات رفیعہ کو
غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر
اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْہَا اِیْثَارُ طَاعَۃِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی جَمِیْعِ مَا سِوَاہُ وَالْغَیْرَۃُ
عَلَیْہِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ
کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطٍ لَّہٗ فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَطَفِقَ یَتَرَدَّدُ وَیَلْتَمِسُ مُخْرَجًا فَاَعْجَبَہٗ
ذٰلِکَ فَجَعَلَ یُتْبِعُہٗ بَصَرَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلٰوتِہٖ فَاِذَا ہُوَ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی

فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَذَکَرَ لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہٗ فِیْ حَائِطِہٖ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰہِ
فَضَعْہُ حَیْثُ شِئْتَ وَقِصَّةُ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَیْہَا فِیْ قَوْلِہٖ عَزَّ
مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال فقیہ کے
مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اوسکے جمیع ماسواپر اور اوسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالک نے موطا مین
عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوش رنگ
اوڑی سو ادھر اودھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچان
اور زمین پر جھکے تھے کہ اوسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو
اوسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نرہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا
مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت سے یہ قصہ
نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہی اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور
سلیمان علیہ السلام کا قصہ جسکا اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور
اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی قصہ مذکورہ مجملا یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑونکے دیکھنے مین
ایسے مشغول ہوے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگئی تو فرمایا کہ گھوڑون کی پنڈلیان اور گردنین
کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کے نزدیک طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہی اگر احیانا کسی چیز
کی مشغولی نے طاعت مین خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اوس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ
ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کردیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے گھوڑون کو مروا ڈالا وَمِنْهَا غَلَبَةُ
الْخَوْفِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِحَیْثُ یَظْهَرُ عَلٰی ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوَارِحِ لَہٗ اٰثَارٌ
اَخْرَجَ الْحَافِظُ فِی الْاُصُوْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰہُ

فِي خَلَاءٍ اِلٰى اَنْ قَالَ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى قَبْرٍ فَبَكٰى حَتّٰى اَبْتَلَّتْ لِحْيَتُهٗ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِاللَّيْلِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اسد تعالی کا خوف ہی اس طرح پر کہ اوسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہی حفاظ حدیث سے اصول مین یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حق تعالی اپنے سایۂ رحمت مین رکھیگا یہان تک کہ ساتوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اسد کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اوسکی دونون آنکھین آنسوون سے بہنے لگین اور حدیث مین وارد ہی کہ عثمان رضی اسد عنہ ایک قبر پر کھڑے ہوے تو اتنا روئے کہ داڑھی تر ہوگئی اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینۂ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ مسی کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہو ف مولانا نے فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اسد کے خوف سے یہان تک کہ دودھ تھن مین پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اسد عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھین تھمتی نہ تھین آنسوون سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبیر بن مطعم نے کہا کہ جب سینے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اوڑگیا خوف سے وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَاَنَّهٗ قَالَ لَنْ يَّبْقٰى بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰى لَهٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَبِهٖ فُسِّرَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب

حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیکمرد سے نبوت
کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہیگا میرے بعد نبوت سے
مگر مبشرات صحابہ نے کہا اور مبشرات کیا ہین یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیکمرد دیکھے یا اوسکے
واسطے دوسرا نیکمرد سچا خواب دیکھے وہ نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہی اور اللہ تعالی
کا یہ قول کہ اونکے واسطے بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی رویا صالحہ یعنی اس آیت کی ایک
تفسیر یہی ہی کہ بشارت دنیاوی سے سچا خواب مراد ہی **ف** مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام
سالکون کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم مین
سے کسنے خواب دیکھا تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اوسکی تعبیر فرماتے تھے وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا
الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ
رُؤْيَةُ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ
الْاٰتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰى اَوِ الْمَاضِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُؤْيَةُ الْاَنْوَارِ
وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِيْ كِتَابِ الرُّؤْيَا
مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْيَةُ الْمَلَائِكَةِ فَفِي الْحَدِيْثِ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ اِلٰى اٰخِرِ الْقِصَّةِ اور رویاء صالحہ سے مراد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا
علیہم السلام کا اسکے بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسے بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہی وقائع آیندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق
رویت کے واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسے

دودھ اور شہد اور گھی کا پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرویا مین مذکور ہے اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنے کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سایبان ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ ف قصہ مذکورہ مجملا صحیحین کی روایت سے یون ہی کہ اسید بن حضیر تہجد کے وقت سورہ بقر پڑھتے تھے تو ایک سایبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغان کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا گھوڑا ابھڑکنے لگا اونھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجکو معلوم ہی کہ وہ کیا تھا اونھون نے کہا نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سنکر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اونکو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہوتے مترجم کہتا ہی رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجکو خواب مین دیکھا اوسنے مجکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین بکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہی احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ رض سے روایت کی کہ کسنے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبری رض نے کہا کہ اوسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مرگیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اوسکو خواب مین دیکھا اوسپر سفید پوشاک تھی اگر وہ دوزخی ہوتا تو اوسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہی اور وہ خاطر جو مطابق ہو واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہی کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الہی کے نظر کرتا ہی مترجم کہتا ہی فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہی وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ وَاَشْعَثَ

ذي طمرين لا يؤبه به لو اقسم على الله لابره وبالجملة فهذه الوقائع وامثالها دالة على صحة ايمان الرجل وقبول طاعاته وسراية النور في صميم قلبه فليغتنمها

اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اوسکا جسکا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث مین ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مو پرانے پھٹے کپڑوں والا جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالی اوسکی قسم کو سچا کردے یعنی خدا کے نزدیک اوسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اوسنے کہا ویسا ہی کردے غرض حاصل کلام یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اوسکی طاعات کے مقبول ہونے پر اور نور کی سرایت کرجانے پر اوسکے قلب کے باطن مین تو سالک انکو غنیمت جانے

ثم بعد حصول النسبة عروج اخر وهو الفناء في الله والبقاء به والحق عندي انه ليس متوارثا عن النبي صلى الله عليه وسلم بواسطة المشايخ بالسند المتصل بل هو موهبة من الله تعالى يهبه من شاء من عباده من غير توارث ومما يشهد لهذا المعنى ما روي ان خواجه نقشبند سئل عن سلسلة شيوخه فقال لم يصل احد الى الله بالسلسلة بل وصلت الى جذبة فاوصلتني الى الله فتنبه لما ورد جذبة من جذبات الله توازي عمل الثقلين هذا مع ان سلسلة شيوخه معلومة ومعروفة فمن شاء هذا العروج فليرجع الى سائر كتبنا والله الهادي

ای بندہ منصبہ

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطۂ مشایخ سند متصل سے متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہے جسکو اپنے بندون مین سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے اور اس معنا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا

کوئی شخص اسّتک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہین پونہچا بلکہ مجکو توکشش باقی رہ گئی سواے
مجکو اسّتک پونہچایا کلام مطابق ہوا دس احادیث شہری کے کہ کشش باقیہ سے ایک کشش جذب او انسان
کے عمل کے مقابل ہی اسکو یاد رکھنا با این ہمہ خواجہ نقشبند کے مرشدون کا سلسلہ معروف او مشہور ہے
سواس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے معنی ہونے کی کہ کسبی ہونگی تو ہماری اور کتابون کی طرف
رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہی ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا
کہ اس مقدمے کو ہمنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہووہ اوس کتاب کو دیکھے

فصل آٹھوین

فی شیء من فوائد سیدی الوالد قدس سرہ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کے بعضے فوائد
مذکور ہین یعنی حضرت مصنف کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہی اوصانی سیدی الوالد قدس
سرہ بمواظبۃ یا مغنی کل یوم مائۃ و الف مرۃ و سورۃ المزمل اربعین مرۃ
فان لم استطع فاحدی عشرۃ مرۃ و قال هذان مجربان للغنی القلبی والظاہری
کلیہما والد مرشد قدس سرہ نے مجکو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل
پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونون عمل غنا دلی اور ظاہری دونون
کے واسطے مجرب ہین واوصانی بمواظبۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل
یوم و قال بہا وجدنا ما وجدنا اور مجکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے
سبب ہمنے پایا جو پایا و سمعتہ یقول اذا جاءک من یتألم ضرسہ او راسہ او
وجعہ الریاح تخذ لوحا طاہرا وضع علیہ رملا طاہرا و اکتب بسمار ابجد
ہوز حطی و شدد فی المسمار علی الالف و تقرأ الفاتحۃ مرۃ و صاحب الالم
واضع اصبعہ علی موضع الالم بقوۃ ثم اسألہ ہل شفیت فان شفی فبہا و الا

نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ كَالْاَوَّلِ فَاِنْ شُفِيَ
فِيْهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلَى
اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اور سنا مینے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی
تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اوسکو ریاح ستاتے ہوں تو ایک
تختی یا ٹھیکری پاک لے اور اوسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھے اور
کیل کو الف پر زور سے داب اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھا اور درد والا آدمی اپنی اونگلی کو درد کے
مکان پر زور سے رکھے رہے پھر اوس سے پوچھ کہ تجھکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے اور نہین تو
کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح
کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار
الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جاوے تو آخر
حرف تک تو نہ پونہچیگا مگر کہ خدا اوسکے اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا عَنَّتْ لَكَ
حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَّ اَنْ يَرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ
فَاَرَدْتَّ اَنْ يَشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاقْرَءْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ
سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ اور مینے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے
یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالی اوسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے
کہ اللہ تعالی اوسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ
ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب
کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے مونہہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالی
اوسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَالْمُتَ…

ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ کِسْرَۃً مِنَ الْخُبْزِ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا
فَمَہِّلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمْہِلْھُمْ رُوَیْدًا ثُمَّ مُرْہُ اَنْ یَّاْکُلَ کُلَّ یَوْمٍ کِسْرَۃً اور سینے سنا اون
حضرت سے فرماتے تھے کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اوسکے دیوانہ ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت کو
روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھ انھم یکیدون کیدا لفظ رویدا تک اور اوسے کہدے کہ ہر دن ایک
ٹکڑا کھایا کرے وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اور سینے
اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے
یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰی اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْکَہْفِ وَسَأَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّوْقِظَہٗ فِیْ اَیِّ
سَاعَۃٍ اَرَادَ اَیْقَظَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہَا اور سینے اون حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے
سونے کے وقت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالی سے
یہ دعا کرے کہ اوسکو جگادے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالی اوسکو جگا دیگا اوسی وقت مترجم کہتا ہے
سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَہُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ
نُزُلًا خٰلِدِیْنَ فِیْہَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْہَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا
لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنے
مسند مین روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اُکْتُبْ ہٰذِہِ الْعُوْذَۃَ وَعَلِّقْہَا
فِیْ عُنُقِ الطِّفْلِ یَحْفَظْہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ
مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّہَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سنا مینے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھو اور لڑکے کی

گردن مین لٹکا حق تعالی اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہی ترجمہ اوسکا یہ ہی
کہ بواسطہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پورے ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے
کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے یعنے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم کے قلعے مین وسمعتہ یقول ہٰذا الدعاء امان من کل آفۃ یقرأ صباحًا
ومساءً بسم اللہ اللّٰھم انت ربی لا الٰہ الا انت علیک توکلت وانت رب
العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشأ
لم یکن اشہد ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علمًا واحصی
کل شیء عددًا اللّٰھم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت آخذ
بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم وانت علی کل شیء حفیظ ان ولیی اللہ
الذی نزل الکتاب وہو یتولی الصالحین فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا
ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم اور سنا مینے اونسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی
بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہی ہر آفت سے پڑھا کرے اوسکو صبح اور شام ترجمہ اوسکا یہ ہی کہ شروع
کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہی کوئی معبود برحق نہین سوا تیرے تجھی پر مینے بھروسا کیا
اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچاو ہی گناہ سے اور نہ قوت ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو
بلند اور بزرگ ہی جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نچاہا نہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی
اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہی اور ہر چیز کو شمار مین کر لیا ہی گن کر خداوندا مین پناہ مانگتا ہون
اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تھامنے ہی یعنی تیرے
قبضۂ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میرے کام کا بنانے والا
اللہ ہی جسنے قرآن اوتارا اور وہ نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نمانین اور گردن کشی کرین

تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوائے اوسکے اوسی پر مینے اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی
مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعۡتُهٗ يَقُوۡلُ مَنۡ خَافَ ذَا سُلۡطَانٍ فَلۡيَقُلۡ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيۡتُ
حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِيۡتُ وَالۡيَقۡبِضۡ كُلَّ اِصۡبَعٍ مِّنَ الۡيَدِ الۡيُمۡنٰى عِنۡدَ كُلِّ حَرۡفٍ مِّنَ
اللَّفۡظِ الۡاَوَّلِ وَمِنَ الۡيُسۡرٰى عِنۡدَ كُلِّ حَرۡفٍ مِّنَ الثَّانِيۡ ثُمَّ لِيَفۡتَحۡهُمَا جَمِيۡعًا فِيۡ
وَجۡهِ مَنۡ يَّخَافُ مِنۡهُ اور مینے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے
ڈرے اوسکو چاہیے یون کہے کہیعص کُفِیۡتُ حمعسق حُمِیۡتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر اونگلی کو بند کرے
لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر اونگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف
کے نزدیک پھر دونون ہاتھون کی اونگلیان بند کیے چلا جاوے پھر دونون کو کھول دیوے اوسکے سامنے
جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کہیعص اور لفظ ثانی سے حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہے
تو داہنے ہاتھ کی ایک اونگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولے تو دوسری اونگلی بند کرلے
اور یاے تحتانیہ کے بعد تیسری اونگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچوین بند کرلے وعلی ہذا القیاس
لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک اونگلی بائین ہاتھ کی بند کرے وَسَمِعۡتُهٗ يَقُوۡلُ سِتُّ
اٰيَاتٍ مِّنَ الۡقُرۡاٰنِ تُسَمّٰى بِاٰيَاتِ الشِّفَاءِ يَكۡتُبُهَا لِلۡمَرِيۡضِ فِيۡ اِنَاءٍ فَيَمۡحُوۡهَا بِالۡمَاءِ
وَيَشۡرَبُ وَيَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِيۡنَ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوۡرِ يَخۡرُجُ مِنۡ بُطُوۡنِهَا
شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ
لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ قُلۡ هُوَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هُدًى وَّشِفَآءٌ اور مینے
سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھہ آیتین ہین قرآن کی جنکا آیات شفا نام ہی بیمار کے واسطے
اونکو ایک برتن مین لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین
وَسَمِعۡتُهٗ يَقُوۡلُ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً تَنۡفَعُ مِنَ السِّحۡرِ وَتَكُوۡنُ حِرۡزًا مِّنَ الشَّيۡطَانِ

وَاللُّصُوصِ وَالسِّبَاعِ أَرْبَعُ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانِ
بَعْدَهَا إِلَى خَالِدُونَ وَثَلَاثٌ مِّنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ وَثَلَاثٌ مِّنَ الْأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمُ
اللَّهُ إِلَى مُحْسِنِينَ وَآخِرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ وَعَشْرُ
آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ إِلَى لَازِبٍ وَآيَتَانِ مِنْ سُورَةِ الرَّحْمَنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
إِلَى تَنْتَصِرَانِ وَآخِرُ الْحَشْرِ لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَتَانِ مِنْ قُلْ أُوحِيَ وَأَنَّهُ
تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا إِلَى شَطَطًا فَهَذِهِ هِيَ الْآيَاتُ الْمُسَمَّاةُ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ آيَةً
وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَزِيدُ عَلَيْهَا الْفَاتِحَةَ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنْ أَوَّلِ السُّورَةِ قُلْ أُوحِيَ إِلَى شَطَطًا اور میرے حضرت والد
سُنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں ہیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور چوروں اور درندے
جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقر کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اوسکے بعد کی
خالدون تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقر کی یعنی لله ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتیں سورۂ
اعراف کی ان ربکم سے محسنین تک اور سورہ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن
سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کے اول سے لازب تک اور دو آیتیں سورہ رحمن کی یا معشر الجن سے
تنتصران تک اور آخر سورہ حشر کی لو انزلنا سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی قل اوحی کی وانہ
تعالی جد ربنا سے شططا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس آیت کر مسمی ہیں اور ہمارے والد حضرت
آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول آیت یعنی قل اوحی سے شططا تک
لیتے تھے **ف** مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور اختصار کے
کہ واقف سمجھ لیگا تو نا واقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات معدودہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجیے

لہٰذا ش کرنی پڑے الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ
هُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ
مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰهُ
وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ
وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا
وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ
اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ

اَیًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا
وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ
خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ
اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا
يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ فَخُذْ
خَيْطًا اَزْرَقَ وَاقْرَأْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَكُلَّمَا مَرَرْتَ عَلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَبِاَيِّ
اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ فَاعْقِدْ عُقْدَةً وَّانْفُثْ فِيْهَا وَعَلِّقِ الْخَيْطَ فِيْ عُنُقِ الصَّبِيِّ
يُعَافِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے جب چیچک
کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اوس پر سورہ رحمٰن پڑھ اور ہر بار کہ تو فبای آلاء ربکما تکذبان تک

جب پہنچے تو ایک گرہ دے اور اوسپر پھونک ڈال اور تاگے کو لڑکے کی گردن مین باندھ دے حق تعالی
اوسکو اس بیماری سے آرام دیگا وسمعتہ یقول اسماء اصحاب الکھف امان من الغرق
والحرق والنھب والسرق الہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس
کشافطیونس تبیونس یوانس بوانس وکلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر
اور سنا مینے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور
چوری سے الہی سے آخر تک دعا کرے وسمعتہ یقول اذا اعترضت لک حاجۃ
فاقرأ یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع الفا ومائتی مرۃ اثنا عشر یوما فان
اللہ یقضی حاجتک وھذہ عزائم اجازنی سیدی الوالد بھا فی جملۃ ما اجازنی
اور سنا مینے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ جب تجکو کوئی حاجت پیش آوے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حق تعالی تیری حاجت برلاویگا اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے
یہان تک مجکو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہی منجملہ اور اعمال کے کہ جنمین مجکو اجازت فرمائی ہی
لقضاء الحاجات المھمۃ یرکع اربع رکعات یقرأ فی الاولی بعد الفاتحۃ لا
الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم
وکذلک ننجی المؤمنین مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ رب انی مسنی الضر وانت
ارحم الراحمین مائۃ مرۃ وفی الثالثۃ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد
مائۃ مرۃ وفی الرابعۃ قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل مائۃ مرۃ ثم یسلم ویقول
رب انی مغلوب فانتصر مائۃ مرۃ حاجات مشکل کے برآنے کے واسطے چار رکعتین
پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین فاستجبنالہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب انی مسنی الضر

وانت ارحم الراحمین سوبار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ
بصیر بالعباد سوبار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سوبار
پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے ربانی مغلوب فانتصر سوبار ف مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے
اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجکو تعجب آتا ہی اوس شخص سے کہ بواسطے انکے دعا کرے اور قبول نہو
فائدہ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی
یا جمالی درحکم کبریت احمر کے ہی اور اوسکو اسم اعظم شمار کیا ہی وہ یہ آیت ہی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین فرمائی جو
مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول ہوگی اور حق یہ ہی کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر
اور کمال سریع الاثر ہی جس امر مین چاہے اس آیت سے دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف
اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا اونھون نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہی آسان تر دو طریقے ہین
ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول طلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول
اور آخر چند بار درود پڑھے اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ ہی کہ اسکی
قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح
حدیث بھی اور مشایخ کے اقوال سے بھی سوائے اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المومنین ولمن خبطہ الشیطان یقرأ فی اذنہ الیسری سبع مرات
ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب اور جسکو شیطان باولا کردے
یعنی جسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا
علی کرسیہ جسدا ثم اناب وایضا یؤذن فی اذنہ سبع مرات ویقرأ الفاتحۃ والمعوذتین

وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةَ الصّٰٓفّٰتِ كُلَّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سات بار اذان دے اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورہ طارق یعنی والسماء والطارق اور سورہ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سے آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَيْضًا يَقْرَأُ فِيْ اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہ بھی عمل ہے کہ اوسکے کان مین سورہ مومنین کی یہ آیتین پڑھے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ اَلْفَاتِحَةَ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيَرُشُّ بِهٖ وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُفِيْقُ وَاِذَا اَحَسَّ بِالْجِنِّيِّ فِيْ مَكَانٍ فَرَشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِيْ نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورہ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا اوسکے مونہہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش مین آجاویگا اور جب کسی مکان مین جن معلوم ہو سو اوسی پانی سے اوس مکان کے نواحی مین چھینٹے مارے تو وہان پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے سورہ جن کے آیات مذکورہ یہ ہین قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَلِاِلْمَامِ الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا اِلٰى رُوَيْدًا عَلٰى اَرْبَعَةِ مَسَامِيْرَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدُقُّهَا فِيْ اَرْبَعَةِ

اَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور اونکو بھگانے کے یہ آیت پڑھے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلون ہر کیل پر بیس بیس بار پھر اونکو گھر کے چارون کونون مین گاڑدے وَاَيْضًا يُكْتَبُ اَسْمَاءُ اَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیوارون مین لکھے وَلِلْعَقِيمَةِ يُكْتَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ يُعَلَّقُ فِي عُنُقِهَا وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اِلٰى جَمِيعًا وَاَيْضًا يُقْرَاُ عَلٰى اَرْبَعِينَ قَرَنْفُلًا عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ كَظُلُمَاتٍ اِلٰى نُورٍ تَاْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا وَابْتِدَاؤُهُ مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيعًا پھر اس تعویذ کو اوسکی گردن مین باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کے فراغت ہونے سے اور اون دنون مین اوسکا زوج اوس سے صحبت کرتا رہے ف مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھاوے اور اوسپر پانی نہ پیے وَالَّتِي تُخَلِّصُ جَنِينَهَا يَاْخُذُ خَيْطًا مُعَصْفَرًا عَلٰى مِقْدَارِ طُولِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُونَ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ اِلٰى اٰخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اوسکے قد کے برابر لے اور اوسپر نو گرہین لگاوے

اورہر گردپردا صبر وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکے وَالَّتِي ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِي رُقْعَةٍ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اهيا اشراهيا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِي ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فَخِذِهَا الْيُسْرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سَرِيعًا قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُورِ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

برای دردِ زہ

اور جس عورت کو دردِ زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچۂ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اوسکی بائین ران مین باندھے تو وہ جلد جنے گی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش کہ یہ کلمہ یعنی اہیا اشراہیا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہی معنی اوسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہی اہیا بکسر ہمزہ و اشراہیا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہی یعنی جس ازلی کو کا ہے زوال نہین اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علمای یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورت سے حقت تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلادے تو بھی جلد جنے وَالَّتِي لَا تَلِدُ إِلَّا أُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْآيَةَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثٰى وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْآيَةَ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ إِلٰى سَمِيًّا ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيسٰى ابْنًا صَالِحًا طَوِيلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اور جو عورت سوای لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے

اس آیت کو بھی لکھے اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال اور اس آیت کو لکھے یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر یہ لکھے بحق مریم و عیسی ابن مریم ایضا صالحا طویل العمر بحق محمد و آلہ النبی خیر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے واخبرنی من اثق بہ المقلات لا یعیش لہا ولد یاخذ ناخواہ والفلفل الاسود ویقرأ علیہما عند ظہیرۃ یوم الاثنین اربعین مرۃ سورۃ الشمس یبدأ کل مرۃ بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویختم بہا تاکلہا المرأۃ کل یوم من حملہا الی فطام الولد اور اوس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اوسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک واخبرنی ایضا التی لا تلد الا انثی ان یخط خطا مستدیرا علی بطنہا سبعین مرۃ فی کل مرۃ یقول مع ادارۃ الاصبع یا متین اور یہ بھی اوسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اوسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار اونگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے ثم نعود الی الکلام الاول فنقول من تلک العزائم (یعنی دانۃ قوی ۱۲) للصبی الذی اصابہ عین عائنۃ یخط خطا مستدیرا بالسکین وھو یقرأ آیۃ الکرسی وھذہ الآیات وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور ثم یقول اعوذ بکلمات

اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّہَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ
یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ
وَیَقُوْلُ دَرَکْتُہَا فِیْ قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَکُبُّ ہَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہین
پہلے کلام کی طرف تو کہتے ہین اونمین سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت ہی یہ عمل ہی اوس لڑکے
کے واسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی اوس عورت کو ڈاین اور ٹھیا بھی کہتے ہین ایک
گول لکیر چھری سے کھینچے آیت الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَہُوْقًا وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ
وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ
اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّہَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَامَّۃٍ
یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے
اور کہے میں چھری گاڑ دی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اوسکو ڈھکے رکابی کے نیچے یا قعب کے نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَیْضًا
مِمَّنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ بِاسْمِہٖ وَقْتَ اِصَابَتِہٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِہٖ
عَنْ نَفْسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہ بھی ہی کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اوسکا نام لیکر
پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جب خود اوسکا ذکر کرے تو اوسکا اثر باطل ہو جائیگا وَاَیْضًا
اِذَا تَحَقَّقَ الْعَیْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ یَّغْسِلَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَدَاخِلَۃَ اِزَارِہٖ
فِیْ اِنَاءٍ وَتَصُبَّ ذٰلِکَ الْمَاءَ عَلَی الْمَعْیُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَتِہٖ قُلْتُ اَخْرَجَ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا
اَمْرَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِیْبًا مِّنْ ہٰذِہِ الْکَیْفِیَّۃِ اور یہ بھی ہی کہ جب نظر لگانا اور نظر کا
لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اوسکے مونہہ اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن اور اوسکی شرمگاہ کے
دھووے اور رکھے ایک برتن مین اور اس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اوسی دم اچھا ہو جاوے

میں ہے کہ امام مالک نے مؤطا میں روایت کی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے نظر لگنے سے وضو
کو اسی طرح کے مانند کہ حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ دھونے کا ف مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں
مروی ہے کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی
تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے دھلوا
کرے کہ منہ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا برا ماننا عبث ہے
اور روایت ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو
کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات
نہیں ہے واللہ اعلم وَأَيْضًا اُذْرُعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلَاثَةَ اَذْرُعٍ وَاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ
ثُمَّ اقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ اذْرَعْ ثَانِيًا فَإِنْ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكَرِّرِ
الْعَمَلَ ثَلَاثًا يَذْهَبُ أَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ
بِنْتِ فُلَانَةَ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَبِنُورِ عَظَمَتِهِ وَوَجْهِ اللّٰهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِلَى
خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ
الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ آشَرَاهِيَا بَرَاهِيَا أَذُونَايَ أَصْبَاؤُتَ آلَ شَدَّايَ عَزَمْتُ
عَلَيْكِ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهْتَ بَهْتَ اِنْتَهَتْ يَا قَنْطَاعَ النَّبَا
بِالَّذِي لَا يَقْوٰى عَلَيْهِ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ اُخْرُجِي يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ
كَمَا أَخْرَجَ يُوسُفَ مِنَ الْمَضِيقِ وَجَعَلَ لِمُوسٰى فِي الْبَحْرِ طَرِيقًا وَإِلَّا فَأَنْتِ بَرِيئَةٌ مِنَ
اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيءٌ مِنْكِ اُخْرُجِي يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِأَلْفِ
أَلْفِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ اُخْرُجِي

يا نفس الشيء بالفي الفي لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وننزل من
القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته
خاشعا متصدعا من خشية الله فالله خير حافظا وهو ارحم الراحمين
حسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله
على سيدنا محمد وآله واصحابه وسلم اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک تاگا
تین ہاتھ ناپ اور اوسکے پاس کھڑے جو نظر زدہ کو رکھتا ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمت علیک سے آخر تک
پڑھ جسپر نظر لگی ہے پھر اوس تاگے کو دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے
تو معلوم کر کہ اوسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار کر کہ نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ
بسم الله ولا قوة الا بالله کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھکر عزیمت مذکورہ شروع کرے
اور بجائے فلان بن فلانہ کے اوسکا اور اوسکی ماں کا نام لے وللمحموم والمريض الذي
اعيى الاطباء مرضه يكتب في اناء صيني ابيض يا حي حين لا حي في ديمومة
ملكه وبقائه يا حي فيمحى بالماء ويشرب الى اربعين يوما قلت ورايت
سيدي الوالد يزيد عليها الفاتحة اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اوس بیمار کے واسطے جسکی
بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومة
ملکه وبقائه یا حی پھر اسکو پانی سے دھو کر چالیس دن پیوے میں کہتا ہوں میں نے حضرت والد کو دیکھا
کہ اس اسم پر سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے ومن ضاع له شيء فقال يا حفيظ مائة مرة
وتسع عشرة مرة من غير زيادة ونقصان ثم قرأ يا بني انها ان تك مثقال حبة
من خردل الى يأت بها الله مائة مرة وتسع عشرة مرة رد الله عليه ضالته
اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

یا بُنَیَّ اِنَّہَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ
بِہَا اللّٰہُ۔ اے بیٹے اگر ہو کوئی چیز برابر دانہ رائی کے پھر وہ ہو کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں لے آویگا اوسکو اللہ تعالیٰ۔ لمعرفۃ السارق یتقابل اثنان و
یمسکان الابریق بینہما او یجعلانہ بین اصبعیہما السبابتین ویکتب اسم المتہم فی
الابریق ویقرأ سورۃ یٰس الی من المکرمین فان کان ہو الذی سرق دار
الابریق وان لم یدر فلیمح اسمہ ولیکتب اسم غیرہ وہکذا حتی یدور وقلت
ویجب علی من اطلع علی السارق بامثال ہذہ ان لا یجزم بسرقتہ ولا یشیع
فاحشتہ بل یتبع القرائن فانما ہی طریق اتباع القرائن قال اللّٰہ تعالیٰ
ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو
اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور اوسکو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اوٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی
تہمت ہو اوسکا نام بدھنی میں لکھے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے۔ اگر وہی شخص چور ہوگا
تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح
ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے
چور پر مطلع ہو تو اوسپر واجب ہے کہ اوسکے چرانے پر یقین نکرے اور اوسکو بدنام نکرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے
کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اوس
چیز کے جسکا تجکو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا۔ واذا ابق الآبق
فاکتب فی قرطاس واجعلہ فی خرقۃ واترکہ فی بیت مظلم وضعہ بین
حجرین وہی الفاتحۃ وآیۃ الکرسی ثم اکتب اللّٰہم انی اسئلک بان لک
السمٰوٰت والارض ومن فیہن فاجعل اللّٰہم السماء والارض وما فیہما علی
عبدک فلان بن فلانۃ اضیق من حلقۃ حتی یرجع الیّ مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین

ثم اکتب اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ الی فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ
لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثم یقول اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَاتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اوسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں تیرہ دن
کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ
آیت لکھ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ
یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ
لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ دعا پڑھے اللھم
انی اسالک سے آخر تک وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ یُّنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ
بِاَنْ تُوْصِلَ مِیْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ یَوْمِ الْاَحَدِ بَیْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ
وَفَرْضِهٖ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَّالْیَوْمَ الثَّانِیْ سِتِّیْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ یَوْمٍ عَشَرَةً
حَتّٰی یَكُوْنَ یَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّاتٍ اور جب تو چاہے کہ حق تعالی تیری مراد بر لاوے
تو سورۂ فاتحہ کو پڑھ اسطرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے
دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اوسی طرح ساٹھ بار
اور تیسرے دن پچاس بار اسیطرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے
وَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَرٰی فِیْ مَنَامِكَ مَا فِیْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ فِیْهِ مِنَ الضِّیْقِ فَتَوَضَّأْ
وَالْبَسْ ثِیَابًا طَاهِرَةً ثُمَّ نَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰی یَمِیْنِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ

سُوْرَةَ التِّيْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ
فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰى اِجَابَةِ دَعْوَتِيْ فَاِنْ رَاَيْتَ الْبُشْرٰى
وَاِلَّا فَافْعَلْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثَةِ اِلَى السَّابِعَةِ
لَا يَتَعَدَّاهَا الْاَمْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا ۔ اور جب تو چاہے
کہ اپنے خواب میں وہ حال دیکھے جسمیں تیری نکاسی ہو اوس تنگی سے جسمیں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک
کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورۂ والشمس کو سات بار اور سورۂ واللیل کو سات بار
اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑھنا
آیا ہے پھر یوں کہے خداوندا مجکو میرے خواب میں ایسا اور ایسا دکھلادے اور میرے اس حال میں
کشادگی اور نکاسی کردے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھادے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہوجانے کو
دریافت کرجاؤں تو اگر تو اوسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جسکو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہیں تو اسیطرح
دوسری رات کر سو اگر مطلب حاصل ہوا فہو المراد اور نہیں تیسری رات بھی اسیطرح کر ساتوین رات تک
انشاء اللہ تعالی ساتوین سے آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جاویگا اس عمل کا ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے
رُقْيَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ يُّكْتَبَ وَيُعَلَّقَ عَلٰى عَضُدِهٖ يَبْرَأُ سَرِيْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ
وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً
فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَاْكُلِيْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ لَحْمًا وَّلَا تَشْرَبِيْ
لَهٗ دَمًا وَّلَا تَهْشِمِيْ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِيْ عَنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اوسکا افسون یہی کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو پر باندھے جلد اچھا ہوجاویگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف ام ملدم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجائے فلان بن فلانہ کے مریض کا اور اوسکی مان کا نام لکھے

وَاَيْضًا تَقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ سُوْرَةَ الْمُجَادَلَةِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہی دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۂ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِهِ الْخَنَازِيْرُ يُعْقَدُ عَلٰى سِلْكٍ مِّنَ الْاَدِيْمِ عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِيْضِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ عُقْدَةً يَنْفُثُ فِيْ كُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن مین گنٹھمالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يَرْقِيْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيُشِيْرُ بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيُّهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اور جسکے بدن پر سرخ مادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے
کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے وَلِمَنْ یَّشْکُوْ بَصَرَہٗ یَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اور جو شخص
بصارت سے نالان ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے یعنی فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ
فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَلِمَنِ ابْتُلِیَ بِالصَّرْعِ یَاْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَیَنْقُشُ فِیْهِ اَوَّلَ
سَاعَةٍ مِّنْ یَّوْمِ الْاَحَدِ فِیْ طَرَفٍ مِّنْهُ یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ
وَفِی الطَّرَفِ الْاٰخَرِ یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ وَاللّٰهُ
الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور جو مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سوا وسمین یکشنبے کی پہلی
ساعت میں اوس تختی کے ایک طرف یہ کھدواوے یَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُهٗ یَا قَهَّارُ اور
دوسری طرف یہ کھدواوے یَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَهْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانِهٖ یَا مُذِلُّ اور اللہ توفیق
دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل ۹ نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی کے جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اوسکے
آداب اس فصل میں ارشاد کیے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ
لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے
فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے
ڈراوین جب انکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان
علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت کے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اونکا ٹھہراوین

اور ڈرلنے کو اسواسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو کہ ڈرانا اہم ہی رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانؤن مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا ضرور ہی اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھینگے تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے غرض یہ ہی کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لاوے اور یہ نہین کہ اپنے علم کے گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اسکو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنے کو مترجم کہتا ہی حکیم سنائی علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا نظم

علم کز تو ترا نہ بستاند ۔۔۔ جہل ازان علم بہ بود صد بار
نہ بدان لعنت ست بر ابلیس ۔۔۔ کہ ندانند ہمی یمین و یسار
بل بدان لعنت ست کاندر دین ۔۔۔ علم داند بعلم نکند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِيْ يَكُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ هُوَ مَنْ يُحَافِظُ عَلٰٓى اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہو وہ ہی جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ يُّدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِيْرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِالْكَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ منجملہ اون امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہی یہ ہی کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اوسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہووے حق تعالی سورۂ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہی جسنے ان پڑھون مین رسول بھیجا اونھین مین سے یعنی وہ بھی امی ہی خواندہ نہین تلاوت کرتا ہی اونپر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث ف مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین

مختصر ہو قرآن اور حدیث مین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط ہین
کتاب اور سنت بجاے متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجاے شرح کے اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین
مین شمار ہوے کہ فہم کتاب اور سنت کا اوسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی
اسواسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہین اور اصول سے اصول فقہ یا اصول حدیث مراد نہین اسواسطے
کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوے تو اونکے اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین فرمایا
عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اوسکے صفات اور افعال سے عبارت ہی
دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ بھی مذکور بھی ہون تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے
اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث
اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہو مقدمات عقلیہ اور دلائل بدیہیہ سے
وَمَا يَجِبُ فِي التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ الشَّرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین
جسکی مراعات واجب ہی چند چیزین ہین ۱ شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ
قلیل الاستعمال ہو جسکے معنی مفہوم ہوتے ہون تو اوسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے
وَالْغَوِيصِ الْمُغْلَقِ نَحْوًا ۲ اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اوسکو بیان کرے
یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اوسکو موافق صرف
اور نحو کے حل کرے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يَعْقِدَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ وَيُبَيِّنَ
حَاصِلَهَا ۳ اور توجیہ مسائل کی اسطرح پر کرنا کہ اوسکی صورت باندھے جزئی مثالون سے
اور اوسکا ماحصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف
صاف عبارت سے اونکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اوسکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے
ذہن مین آجاوے وَتَقْرِيبُهَا ۴ بِأَنْ يُحَصِّلَ الْمُتَنَبِّهُ أَوَّلًا ثُمَّ بَعْضَ الْمُقَدِّمَاتِ بِالْبَعْضِ

المبہم

حل د

وَاِنْدِرَاجُ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ ۴۔ اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اوسکے مقدمات پیچیدہ کو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہی تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہی تو بسبب اندراج بعض کے بعض مین نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہی سوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدُ الْقُيُوْدِ فِي التَّعْرِيْفَاتِ وَالْقَوَاعِدِ الْكُلِّيَّاتِ ۵ اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک حاصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد مین نہین ہی مثلاً کلمے کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور ہوا کہ دوال اربع سے احتراز ہو جاوے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد مین نہین اور اسیطرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مراسیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہین کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَوُجُوْهُ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ ۶ اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقرا یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین منحصر ہی وَدَفْعُ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَالْمُخْتَلِفَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ أَوْ مُشْتَبِهَيْنِ يُرَى أَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ ۷ اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہین یا دو عبارتین اور یہی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقۃ جداجدا اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق بیان کرکے اسکو تفریق التبسین کہتے ہین اور اگر دو مشتبہ کو مختلف

۱ یعنی ظاہرا اور اشارۃ اور دلالۃ سے اور عبارت سے ۔۔۔ یعنی ۔۔۔ ۱۲

کمال کے ہے تو اوسکے حل اختلاف کی تکلیف متعلمین کو دیتے ہین جو اختلاف فن کا بدلالت مطابقی ہو یا ایک
مطابقی ہو اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَمِنْهَا دَفْعُ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ كَالْاِسْتِدْرَاكِ [illegible]
ذِكْرِ الْاَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا
چنانچہ لازم آنا اوسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے استدراک اور خفی ترکا ذکر کرنا وعلی ہذا القیاس
عدم جمع ومنع یا لازم آنا اوسکا جو براہین مین ممتنع ہی چنانچہ جزئی ہونا کبری کا اور سالبہ ہونا صغری کا
مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی اوس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا
لانا چنانچہ نار کی تعریف مین کہنا ہو اُسْطُقُسٌّ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ
اَوْ مُخَالَفَةٍ بِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اوسکا جو قیاس استثنائی مین
لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت کا اوس کتاب کی دوسری عبارت سے
یا کسی امام کے کلام سے وہ امام جو اس فن کے امامون مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اوسکی
کتاب کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اوس فن کے امام سے مخالف ہو تو اوسکی توجیہ کرنا چاہیے
یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الرای مین نظر آتا ہو یا اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر ثبت
لکھا ہو تو اوسکا دفع کرنا ضرور ہی بکذا صرح المصنف قدس سرہ فی رسالۃ اخری فَالْعَالِمُ لَا يُفِيْدُ
تَلَامِذَتَهٗ فَائِدَةً تَامَّةً حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاُمُوْرَ مُتَنَبِّهَةً عَلَيْهَا فِيْ دَرْسِهٖ
تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نکریگا جب تک اونسے ان امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے
پھر انھین امور پر اثنائے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور
تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا وَمِنْهَا اَنْ يُلَقِّنَ الْاَشْغَالَ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا
بِالتَّفْصِيْلِ وَلْيَكُنْ لَهٗ وَقْتٌ يَجْلِسُ فِيْهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا اِلَيْهِمْ يُلْقِيْ عَلَيْهِمُ
السَّكِيْنَةَ فَاِنَّ صُحْبَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَحَرَّكُ اِلَّا بِالْاِسْتِطَاعَةِ الْمُمْكِنَةِ ثُمَّ الْاِسْتِطَاعَةِ

الْمُيَسَّرَةِ وَمِنَ الثَّانِيَةِ الصُّحْبَةُ وَالْحَثُّ عَلَى الْاِشْتِغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُزَكِّيْهِمْ اور منجملہ اون امور کے جنکی وضاحت عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور جنسے اونکو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہو اور اوسکے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جسمین لوگون کے ساتھ بیٹھے اونکی طرف متوجہ ہو کر اونپر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ صحبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللّٰہ اعلم اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل بہ برکت صحبت کے اشارہ ہے حق تعالی کے اس قول مین وَیُزَکِّیْھِمْ یعنی رسول کریم اونکو پاک کرتا ہے اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَخَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى وَيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِيْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ وَاَنَّهٗ مَا لَمْ نَعْلَمْ ثُمَّ اِنَّهَا غَيْرُ مَحْمُوْدَةٍ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگون کا خبرگیر رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مترد ہکو روایت پونہچی ہے کتب حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب اونکے بعد خبرگیری کیا کرتے تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پونہچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نتھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مین اور ہمکو روایت

ثابت ہوا ہی کہ صحابۂ کرام قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا
کہ قصہ گوئی اور چیز ہی وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور معیوب ہی
کہ زمانۂ صحابہ مین نتھی اور وہ قصہ خوانون کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہی
اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کا فعل ہی فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ يَّذْكُرَ
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ النَّادِرَةَ وَيُبَالِغَ فِي فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ
بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ تَدْرِيجَ تَلْقِينِهِمُ السُّنَّةَ وَتَمْرِينِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ
وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَيُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِيْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْاَمْثَالِ
وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد
یہ ہی کہ حکایات عجیبۂ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اسکے غیر کو بمبالغۂ تمام بیان کرے
جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کی
تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری
اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور
برمحل مثل گوئی سے خلاصۂ کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد
ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبۂ نادرہ
جیسے قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح
ثابت نہین اور اسی طرح صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے
کان بہرے ہو جاوین یہ ایسے ہی حکایات مصداق ہین اوس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابوہریرہ رضی سے
مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی
حدیثین نقل کرینگے کہ تمنے اور تمہارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو اونکی صحبت سے آپکو بچائیو دور رہیو

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوةِ بِأَنْ تَرٰى أَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْغَسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ مِنَ النَّارِ وَلَا يُدِيْمُ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ
صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ
مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَالْآدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ مِنْ شَانِ الْأُمَرَاءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر دیکھے کسیکو کہ پاؤن کو پورا نہین دھوتا ہے تو پکارکے کہے کہ
عذاب ہے ایڑیون کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ تو نے
نماز نہین پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور انکے سوا اور امور مین امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالی فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا
امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر مین لطف اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مین
امرا اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ جھگڑا کر اونسے اوس طریقے پر جو نیک تر ہے
یعنی لطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ
فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهُ إِخْوَانٌ مُوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَإِذَا
وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ أَنَّهُ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَأَنَّهُ الَّذِيْ يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَأَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهُ خَلْقُ
اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ وَلَا يَفُوْتَنَّكَ فَإِنَّهُ
الْكِبْرِيْتُ الْأَحْمَرُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالبان علم کی سے

بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اوسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اونکو ترغیب
اور ترغیب دلاوے اونکے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون
تو ہرگز شک نکرنا اوسکے وارث الانبیاء و المرسلین ہونے مین اور یہی شخص ملکوت آسمانی مین عظیم الشان
مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہان تکہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین
چنانچہ حدیث مین وارد ہے تو اے مخاطب اسکا ساتھ نچھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح
مین وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے ادنی شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کرکے اونھین مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ
مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہا کمال ہے
اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سر ہے خلافت کا اسواسطے
کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق مین اور اسی کی طرف اشارہ ہے آیت مین
هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لایا
وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصَبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى اللّٰهِ مَتٰى مَا اَخَلَّ فِیْ شَیْءٍ
مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِیْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّهَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے
منصب پر قائم ہوا جب کہ وہ خلل انداز ہوگا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اوسمین رخنہ ہے تا اینکہ اسکو
بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر
اور علم باطن دونون کا جامع ہو و الا نقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی
نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہے تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار
اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِیْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ سِتَّةٍ

أن لا يصحب الأغنياء إلا لدفع مظلمة عن الناس أو بعث باعثهم على الخير وهذا
هو وجه التوفيق بين الأحاديث الدالة على ذم صحبة الملوك وبين ما صحبهم
كثير من العلماء البررة اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی از انجملہ یہ ہی کہ اغنیا
اور امرا سے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اونکو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر
اور یہ وہی وجہ ہی جس سے اون احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتے ہین
اور درمیان اوسکے کہ اکثر علمائے صالحین نے اونکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہوکر تعارض دفع ہوتا ہی
ومنها أن لا يصحب جهال الصوفية ولا جهال المتعبدين ولا المتقشفة من
الفقهاء ولا الظاهرية من المحدثين ولا الغلاة من أصحاب المعقول والكلام
بل يكون عالما صوفيا زاهدا في الدنيا دائم التوجه إلى الله منصبغا بالأحوال
العلية راغبا في السنة متتبعا لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وآثار
الصحابة طالبا لشرحها وبيانها من كلام الفقهاء المحققين المائلين إلى الحديث
عن النظر وأصحاب العقائد المأخوذة من السنة الناظرين في الدليل العقلي
تبرعا وأصحاب السلوك الجامعين بين العلم والتصوف غير المتشددين على
أنفسهم والمبتدعين زيادة على السنة ولا يصحب إلا من اتصف بهذه الصفات
اور از انجملہ یہ وصیت ہی کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور
نہ فقیہون کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول
اور کلام کی جو مشتغل ہین بہ دلیل سمجھکر استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی مع
دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ مین راغب حدیث اور آثار
صحابہ کرام کا متبع جس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا اون فقیہان محققین کے کلام سے

جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور اون اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے
جو ناظر ہین دلیل عقلی ہین بطریق تبرع اور صدم لزوم کے اور اون اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین
علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھکر اور
صحبت اختیار کرے مگر اوس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو مصنف قدس سرہ نے
مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبتان اشخاص کی راہزن
دین نہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ٭ کہ از مصاحب
ناجنس احتراز کنید ٭ صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا شعر
خیالات نادان خلوت نشین ٭ بہم برکند عاقبت کفر و دین ٭ اور فقیہ زاہد خشک نور باطن
اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول
اکثر عقائد اسلامیہ مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اوس
مرد کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ و باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر
وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہے حق تعالی اپنی رحمت بے علت سے
ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ مَذَاهِبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا
عَلَى بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى الْقَبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِيحَ
السُّنَّةِ وَمَعْرُوفَهَا فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَاهُمَا مُخَرَّجَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ
سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا كَمَذْهَبٍ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ
اور از انجملہ یہ ہے کہ گفتگو نکرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر
بلکہ جمیع مذاہب حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اونکین سے اوس پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے
موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے

تو اوس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر دونون طرف کثرت فقہا برابر ہی تو وہ مختار ہی تو چاہیے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور ایمہ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے
ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسکو مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اوقات مین مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہوجاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی تحمید سے افضل الخلق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو فضیلت نکہو واللہ اعلم
مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب ماہرین لغت عرب کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو یا ترمذی اور ابو داؤد اور اونکے سوا اور ایمہ حدیث نے اوسکی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد کرے کہ فی مابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اوسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اوسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ بلکہ جواب مسئلے کی متقضی ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اوس عالم متبحر فی الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہو اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ مؤول اور غیر مؤول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی

تصانیف سے یہ امر معلوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ جو مطالب مرکز دقیقہ نہیں جو مشکوۃ یا کوئی اور کتاب حدیث فقط ترجمہ دریافت کرکے آپکو محدث قرار دیتا ہے

شعر

تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

وَمِنْهَا اَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرَ عَلَى الْمَغْلُوبِيْنَ مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُؤَوِّلِيْنَ فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهٖ وَلَا يَتَّبِعَ هُوَ نَفْسَهٗ اِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي السُّنَّةِ وَمَشٰى عَلَيْهِ اَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِيْنَ الرَّاسِخِيْنَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ اور از انجملہ یہ کہ گفتگو نکرے صوفیوں کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دینکر اور جو ادنمین مغلوب الحال ہین اونپر انکار نکرے اور نہ اونپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نکرے مگر اوسکی جو سنت سے ثابت ہو اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہی اور مددگار فت اولیاے طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع ہین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہی قادریہ اور چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بے فائدہ ہی جو جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اوسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نکرے سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار میکنم ونہ این کار میکنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریح نہین کرتے جو اونکا انکار واجب ہو اور پیروی اونکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے رسالے مین فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد ✣ ✣

فصل ستوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جسکے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ

مُذَكِّرٌ وَقَالَ لِكَلِيمِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ فَالتَّذْكِيرُ رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلْنَتَكَلَّمْ فِي صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيرِ وَالْغَايَةِ الَّتِي يَلْحَظُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ أَيِّ عِلْمٍ اسْتِمْدَادُهُ وَمَاذَا أَرْكَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمِعِينَ وَمَا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بُجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ اونکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اوس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہین اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آئی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے فَأَمَّا الْمُذَكِّرُ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ مُكَلَّفًا عَدْلًا كَمَا اشْتُرِطَا فِي رَاوِي الْحَدِيثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلّف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث اور شاہد مین علما نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے

ف مولانا نے فرمایا تو لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ كَافِيَةٍ مِّنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِ وَسِيَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِكُتُبِ الْحَدِيثِ بِأَنْ يَكُونَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِإِخْبَارِ حَافِظٍ أَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِيهٍ وَكَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِيبِ كِتَابِ اللهِ وَتَوْجِيهِ مُشْكِلِهِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ السَّلَفِ فِي تَفْسِيرِهِ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث

لہ نبی نباشد لکن داعی بود و ذکر الذی نبی بنی جوں نبی معلوم ست کہ ما بر آن داعیان نبی باشد لہ ۱۲

لہ سیر و حال سید صالح ابن ابی بسته بیان سیر ... (marginal note partially illegible)

یعنی علم سند وغیرہ سے شغل رکھتا ہو اصطلاح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے پڑھ کر سند کر چکا ہو
اور اونکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور
سقم کی ساتھ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین
کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ اور تاویل کا واقف ہو اور جو سلف سے
تفسیر قرآن روایت ہوئی ہو اوسکو جانتا ہو وَيُسْتَحَبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فَصِيْحًا لَا يُكَلِّمُ
النَّاسَ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ يَّكُوْنَ لَطِيْفًا ذَا وَجَاهَةٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب ہے
کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اونکے فہم کے اور یہ کہ مہربان
صاحب وجاہت اور مروت ہو ف مولانا نے فرمایا بالاتر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اوسقدر جتنا اونکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ
چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اونکی عقل مین نہین آیا ہو
تو اوسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہے تو معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل
مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اوسمین ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ واعظ
کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہے اوسکا کلام اثر نہین کرتا
اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک و عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ صفت نہین وہ
اون لوگون کے مشابہ ہے جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین ف اَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيْرِ
اَنْ لَّا يُذَكِّرَ اِلَّا غِبًّا وَّلَا يَتَكَلَّمَ وَفِيْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِيْهِمْ ذَوْقًا اِلَيْهِ تَكَلَّمَ وَيَقْطَعُ
عَنْهُمْ وَفِيْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دیکر یعنی ہر روز یا
ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اوس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اوسوقت
وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درحالیکہ

اونمین رغبت باقی ہو **ف** مترجم کہتا ہی اوسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی سعدی
علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرعہ ازان بیش بس کن کہ گویند بس وَاَنْ یَّجْلِسَ فِیْ مَکَانٍ
طَاهِرٍ کَالْمَسْجِدِ وَاَنْ یَّبْدَأَ الْکَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَخْتِمَ بِهِمَا وَیَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عُمُوْمًا وَلِلْحَاضِرِیْنَ خُصُوْصًا
اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے
اور انھین پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے خصوصاً وَلَا
یَخْتَصَّ فِی التَّرْغِیْبِ اَوِ التَّرْهِیْبِ فَقَطْ بَلْ یَشُوْبُ کَلَامَهٗ مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ
کَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِیْدِ وَالْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص
نکرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ
کلام کو ملاتا جلاتا رہے کبھی اس سے اور کبھو اوس سے جیساکہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین
وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھہ انذار اور تخویف کو ملانا **ف** اوسواسطے کہ فقط
ترغیب سے آدمی بیباک ہوجاتا ہی اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہی تو ہر ایک کو
اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے شعر درشتی و نرمی بہم در بہ است وَاَنْ یَّکُوْنَ مُیَسِّرًا
لَا مُعَسِّرًا وَیُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا یَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَاَنْ لَّا یُشَافِهَ
بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْکَارِ عَلٰی شَخْصٍ بَلْ یُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَفْعَلُوْنَ
کَذَا وَکَذَا اور واعظ کو لازم ہی کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے
اور خاص نکرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑکر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی
شخص معین پر انکار بالمشافہہ نکرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہی لوگون کا
کہ ایسا ایسا کرتے ہین **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار واعظ کی عداوت باطنی

محصول ہوگا اوس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہی کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو
اور دلون سے اوسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا وَلَا یَتَکَلَّمُ
بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ نبولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف
اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَیُحَسِّنُ
الْحَسَنَ وَیُقَبِّحُ الْقَبِیْحَ وَیَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا یَكُوْنُ اِمَّعَةً
اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور برائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے
اور منکر سے نہی کرے اور مرد ہر جائی رکابی مذہب نہو کہ جس محفل مین جاوے اونکی خواہش نفسانی
کے موافق وعظ شروع کرے اَمَّا الْغَایَةُ الَّتِیْ یَلْتَمِسُهَا فَیَنْبَغِیْ اَنْ یَّتَصَوَّرَ فِیْ نَفْسِهٖ
صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِیْ اَعْمَالِهٖ وَحِفْظِ لِسَانِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَاَحْوَالِهِ الْقَلْبِیَّةِ وَمُدَاوَمَتِهٖ
عَلَی الْاَذْكَارِ ثُمَّ لِیُحَقِّقَ فِیْهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا بِالتَّدْرِیْجِ عَلٰی حَسَبِ فَهْمِهِمْ
فَیَأْمُرُ اَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِیَ السَّیِّئَاتِ فِی اللِّبَاسِ وَالزِّیِّ وَالصَّلٰوةِ
وَغَیْرِهَا فَاِذَا تَاَدَّبُوْا فَلْیَأْمُرْ بِالْاَذْكَارِ فَاِذَا اٰنَسَ فِیْهِمْ فَلْیُحَرِّضْهُمْ عَلٰی ضَبْطِ اللِّسَانِ
وَالْقَلْبِ وَلْیَسْتَعِنْ فِیْ تَاْثِیْرِ هٰذِهٖ اِلٰی قُلُوْبِهِمْ بِذِكْرِ اَیَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهٖ مِنْ بَاهِرِ
اَفْعَالِهٖ وَتَصَارِیْفِهٖ وَتَمْثِیْلِهٖ لِاُمَمٍ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ بِحَالِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَشِدَّةِ یَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِتَرْغِیْبَاتٍ عَلٰی حَسَبِ مَا ذَكَرْنَا
اور غایت وعظ کا جو مقصود ہی سو مناسب یون ہی کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت کو
اوسکے اعمال مین اور اوسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی
مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال سامعین مین ثابت اور متحقق کر دے
اندک اندک اونکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات کی خوبیان اور سیئات کی برائیون کا امر کرے لباس

اور شکل اور نماز وغیرہ مین پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اذکار مین ذکر کا
اثر معلوم ہو تو اونکو رغبت اور رجوع دلاے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال فصیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے
اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے
ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا
مین ہو چکی ہے پھر استعانت چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور
دوزخ کے عذاب ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اوسکے موافق جیسا ہم
ذکر کرچکے ہین وَ اَمَّا اِسْتِمْدَادُہٗ فَلْیَکُنْ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی تَاْوِیْلِہِ الظَّاہِرِ وَ سُنَّۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ الْمَعْرُوْفَۃِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَ اَقَاوِیْلِ الصَّحَابَۃِ وَ التَّابِعِیْنَ وَ غَیْرِہِمْ مِنْ
صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ بَیَانِ سِیْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اور وعظ گوئی کی استمداد
تو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے
نزدیک معروف ہے اور صحابہ اور تابعین اور اونکے سوا اور مومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرت
نبوی کے بیان کرنے سے **ف** مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن
کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف
شاعرانہ کو مقام وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم لفظ
اور اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرینگے اور گمراہ ہونگے
چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معانی مین خوض
شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہان تک اوسکی جہالت کی نوبت پونہچی کہ اوسنے طٰہٰ کی تفسیر کی
بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ اے چودھوین رات
کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف

ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اون احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث
کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین وَلَا یَذْکُرِ الْقِصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ اَنْکَرُوْا
عَلٰی ذٰلِكَ اَشَدَّ الْاِنْکَارِ وَاَخْرَجُوْا اُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوْهُمْ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ
ذٰلِكَ فِی الْاِسْرَائِیْلِیَّاتِ الَّتِیْ لَا یُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِی السِّیْرَةِ وَشَانِ نُزُوْلِ الْقُرْاٰنِ
اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نکرے اسواسطے کہ صحابہ کرام
نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصہ خوانون کو مساجد سے نکال دیا ہی اور اونکو مارا ہی اور بیشتر ایسے
قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین
وَاَمَّا اَرْکَانُهٗ فَالتَّرْغِیْبُ وَالتَّرْهِیْبُ وَالتَّمْثِیْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقِصَصِ
الْمُرَقِّقَةِ وَالنِّکَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا طَرِیْقُ التَّذْکِیْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کے ارکان تو
ترغیب اور ترہیب ہی اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات
منفعت بخش سو یہ طریقہ ہی تذکیر اور شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِیْ یَذْکُرُ هٰذَا اِمَّا مِنَ الْحَلَالِ اَوِ الْحَرَامِ
اَوْ مِنْ بَابِ اٰدَابِ الصُّوْفِیَّةِ اَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ اَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْاِسْلَامِ فَالْقَوْلُ
الْجَلِیُّ اِنَّ هُنَاكَ مَسْئَلَةً یَعْلَمُهَا وَطَرِیْقًا فِیْ تَعْلِیْمِهَا اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے
چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے
پس قول کھلا ہوا یہ ہی کہ بیان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اوسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو
وَاَمَّا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِیْنَ فَاَنْ یَّسْتَقْبِلُوا الْمُذَکِّرَ وَلَا یَلْعَبُوْا وَلَا یَعْبَثُوْا وَلَا یَتَکَلَّمُوْا
فِیْمَا بَیْنَهُمْ وَلَا یُکْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَکِّرِ فِیْ کُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ اِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ
فَاِنْ کَانَ لَا یَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِیًّا اَوْ کَانَ دَقِیْقًا لَا یَتَحَمَّلُهٗ فَهْمُ الْعَامَّةِ
فَلْیَسْکُتْ عَنْهُ فِی الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَاَلَهٗ فِی الْخَلْوَةِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ تَعَلُّقٌ

قِيَاسِيٌّ كَتَفْصِيلِ اِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتّٰى اِذَا انْقَضٰى كَلَامُهُ سَأَلَهُ
اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو لعب نکرین اور شور
نہ مچاوین اور آپس مین وعظ کے اندر باتین نکرین اور پہر اثنا مین واعظ سے سوال نکرین بلکہ اگر سامع کو
کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اوسکو مسئلہ مذکورہ کے ساتھہ تعلق قوی نہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو
عوام کی فہم نہین اوٹھا سکتی تو اوس سوال سے سکوت اختیار کرے بوجہ مجلس مین پھر اگر چاہے تو
اوسکو خلوت مین پوچھ لے اور اگر اوسکو مسئلے کے ساتھہ قوی تعلق ہے جیسے مفصل کرنا مجمل کا اور مشکل
لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اوسکا کلام آخر ہو تو دریافت کرلے وَلْيُعِدِ الْمُذَكِّرُ
كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے ف
بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے
تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب سمجھ مین آجاوے فَاِنْ كَانَ هُنَاكَ اَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى
وَالْمُذَكِّرُ يَقْدِرُ اَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى اَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَاِجْمَالَهُ سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اونکی زبان پر قادر ہو تو
اوسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی اوسواسطے
کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین وَاَمَّا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِي الْوُعَّاظَ
فِيْ زَمَانِنَا فَمِنْهَا عَدَمُ تَمْيِيْزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوْعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ
الْمَوْضُوْعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِيْ عَدَّهَا الْمُحَدِّثُوْنَ
مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو اونمین سے
ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اونکا موضوعات اور محرفات
ہین اور مذکور کرنا اونکا اون نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات مین شمار کیا ہے

[illegible]

ف سبب اسکا یہ ہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہین کیا اور شوق یا وعظ گوئی کا تو جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام غریب پایا اوسکو بے تمیزی سے ذکر کردیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹھ باندھیگا وہ جہنمی ہی تو جب یہ ہی تو اہل بیان پر واجب ہی کہ بلا تحقیق اور بلا اسناد حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نکرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابین مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نکرے اسواسطے کہ خود جھوٹھ باندھنا یا جھوٹھی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِي شَيْئٍ بَابِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شی مین ترغیب اور ترہیب ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورت سے فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضا نماز کا عذاب دور ہوجاتا ہی یا جو کوئی بھنگ پیے اوسنے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی سب بے تمیزی اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ وَخُطَبُهُمْ فِيهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور وفات کی قصہ خوانی اور اوسکے سوائے اور موضعون مین قصہ گوئی اور اوسمین خطبہ خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین تھا اور روایات موضوعہ اور ضعیفہ سے کم خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ طیار ہوتا ہی تا رقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا الٹا زمانہ ہوگیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اوسپر طعن اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نہ جاوے اور اونکی بدعات مین نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہی بلکہ اوسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہی

شعر

بہ رندی رہ جہل کارو ہو ستہ بفرع　　کہ معتقد خدا او بسیا ز شرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی تَشَبُّتًا وَتَعَلُّمًا لِآدَابِ الطَّرِيقَةِ

والسلوک لذ متصلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسند الصحيح المستفيض
المتصل وان لم يثبت تعين الآداب ولا تلك الاشغال ہماری صحبت اور طریقت اور
سلوک کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند سے جو مشہور اور متصل ہے
یعنی مصنف سے ابتدا رسالت تک بیچ میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعیین ان آداب کا اور تقرر
ان اشغال کا ثابت نہیں یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ
اجمالی ہے فالعبد الضعيف ولي الله عفا الله عنه وألحقه بسلفه الصالحين صحب
اباه الشيخ الاجل عبد الرحيم رضي الله عنه وارضاه دهرا طويلا وتعلم منه
العلوم الظاهرة وتأدب عليه بآداب الطريقة ورأى منه الكرامات وسأله
عن المشكلات وسمع منه كثيرا من فوائد الطريقة والحقيقة وما جرى عليه و
على شيوخه من الواقعات والاحوال والكرامات جزاه الله سبحانه عنه وعن
سائر مستفيديه خيرا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے حق تعالی اوس سے عفو کرے اور اوسکو
اوسکے سلف صالحین کے ساتھ ملاوے زمانہ دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبد الرحیم کی خدا
راضی ہو اونسے اور اونکو راضی کرے اور اونھین سے علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور
اونسے کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھے اور اونسے اکثر فوائد طریقت و حقیقت کے سنے اور جو اونپر
اور اونکے مرشدون پر واقعات اور حالات اور کرامات گذرے اونسے مسموع ہوئے اللہ سبحانہ مؤلف
اور باقی اونکے مستفیدون کی طرف سے اونکو نیک بدلے دے وصحب هو شيوخنا كثيرا
اجلهم ثلثة اولهم خواجه خرد صحب الشيخ احمد السهرندي والشيخ الهداد
وخولبه حسام الدين صحبى الخواجه محمد باقي وثانيهم السيد عبد الله
صحب الشيخ آدم البنوري صحب الشيخ احمد السهرندي صحب خواجه محمد باقي

وتلك سلسلة الخليفة ابو القاسم صحب ملا ولي محمد صحب الامير ابا العلا
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے تین مرشد ہین اول اونمین خواجہ عبد
جو شیخ احمد سرہندی او شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین کی صحبت مین رہے اور تینون خواجہ محمد باقی کی
صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہے
اور وہ شیخ احمد سرہندی کی صحبت مین رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے اور تیسرے مرشد
شیخ عبدالرحیم کے خلیفہ ابوالقاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے اور وہ امیر ابوالعلا کی صحبت
مین رہے ف سرہند شہر لاہور کے قریب اور بنور بروزن تنور قصبہ ہے سرہند کے توابع سے
ثم الخواجه محمد باقي صحب خواجه محمد الامكنكي صحب اباه مولانا محمد درويش
صحب مولانا محمد زاهد صحب خواجه عبيد الله الاحرار والامير ابو العلا
صحب الامير عبد الله صحب الامير يحيى صحب خواجه عبد الحق صحب خواجه
عبيد الله الاحرار المذكور پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنگی کی صحبت مین رہے وہ اپنے باپ
مولانا درویش محمد کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبیداللہ احرار
کی صحبت مین رہے اور امیر ابوالعلا امیر عبداللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی صحبت مین رہے
وہ خواجہ عبدالحق کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبیداللہ مذکور کی صحبت مین رہے والخواجہ الاحرار
صحب شيوخا كثيرين منهم مولانا يعقوب الچرخي وخواجه علاء الدين الغجدواني
صحبا خواجه نقشبند بلا واسطة وصحب الاول ايضا خواجه علاء الدين عطار
والثاني خواجه محمد پارسا وهما من كبار اصحاب خواجه نقشبند اور خواجہ احرار نے
بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اونمین سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ
دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار

کی بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین **ف** چرخ قریہ ہی غزنین کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہی بخارا کے توابع سے اور نقشبند کمخاب بانٹ کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور اونکے والد یہی پیشہ کرتے تھے والخواجہ نقشبند صحب شیوخا کثیرین اجلهم خواجه محمد بابا سماسي وخليفته الامير سيد كلال والخواجه محمد صحب خواجه علي الراميتني صحب خواجه محمود ابا الخير الفغنوي صحب خواجه عارف ريوگري صحب خواجه عبد الخالق الغجدواني صحب خواجه يوسف الهمداني صحب علي الفارمدي اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور اونکے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ محمود ابو الخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے **ف** سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہی طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہی بخارا کے توابع سے اور فغنہ بفتح فا وسکون غین معجمہ قریہ ہی بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر رائے مہملہ قریہ ہی بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہی طوس کے توابع سے صحب شيوخا كثيرين اجلهم اثنان احدهما الامام ابو القاسم القشيري صحب ابا علي الدقاق صحب ابا القاسم النصرابادي والحصري صحبا الشبلي صحب سيد الطائفة الجنيد البغدادي والثاني خواجه ابو القاسم الكركاني صحب ابا عثمان المغربي صحب ابا علي الكاتب صحب ابا علي الرودباري صحب جنيد البغدادي علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین سے دو ہین ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابو علی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابو القاسم نصرآبادی اور ابو الحسین حضرمی

کی صحبت مین رہے اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضری شبلی کی صحبت مین رہے وہ دونون سید الطائفہ
جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم گرگانی ہین جو
ابو عثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت مین رہے وہ ابو علی رودباری کی
صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے
مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان مین نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے
عرب کا اور دقاق بفتح دال وتشدید قاف ہے اور گرگان بضم کاف عربی وتشدید رائے مہملہ وکاف عجمی
ایک گانون کا نام ہے رودباری منسوب بناحیہ کہ اونکے آبا کا منشا تھا والجنید البغدادی صحب
خالہ السری السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا کثیرین اجلہم
اثنان احدہما الامام علی بن موسی الرضی صحب اباہ الامام موسی الکاظم صحب
اباہ الامام جعفر الصادق صحب اباہ الامام محمد الباقر صحب اباہ الامام
زین العابدین صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
صحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی صحب فضیلا
وحبیبا العجمی وذا النون صحبوا شیوخا کثیرین من التابعین ومنہم اجلہم
الحسن البصری صحب ہؤلاء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم انس
خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحافظ سنتہ فہذہ سلسلۃ الصحبۃ
لا شک فی صحتہا واتصالہا اور جنید بغدادی اپنے ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہے
وہ معروف کرخی کی صحبت مین رہے اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت مین رہے بزرگتر اونمین
دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہین وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت مین رہے وہ اپنے
والد امام جعفر صادق کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین

کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امام حسین ؑ کی صحبت مین رہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی رض
بن ابی طالب کی صحبت مین رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے اور
معروف کرخی کے دوسرے مرشد داود طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذو النون مصری
کی صحبت مین رہے اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سے بہت بزرگون کی صحبت مین رہے
بزرگتر اونمین سے حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہے اونمین سے
انس بن مالک ہین جو خادم تھے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور اونکی احادیث کے حافظ تو
یہ سلسلہ ہی صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھہ شک نہین ف مولانا نے فرمایا کہ مینے حضرت
ولی نعمت اپنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھہ نسبت رکھتے ہین
اس رسالے مین کیون نہ ذکر فرمائے فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہی یعنی روحی فیض ہی اور اس رسالے مین
غرض یہ ہو کہ نسبت صحبت کی عن عن عالم شہادت مین جو ثابت ہی مذکور ہو و لیکن اویسیت کی نسبت قوی
اور صحیح ہی شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہی اور اونکو بایزید بسطامی کی
روحانیت سے اور اونکو امام جعفر صادق ؑ کی روحانیت سے تربیت ہی چنانچہ رسالہ قدسیہ مین
خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمہ نے مذکور کیا ہی وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی
جَدِّہٖ لِاُمِّہٖ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ
عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رض کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سے
اونکو ابی بکر صدیق رض سے اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَمِنْہَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی لِلْاِتِّصَالِ
فِیْ طُرُوْقٍ مِّنْہَا بِالصُّحْبَۃِ وَفِیْ طُرُقٍ بِالْبَیْعَۃِ اَوِ الْخِرْقَۃِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ
وَلِیُّ اللّٰہِ اَخَذَ الطَّرِیْقَۃَ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنِ السَّیِّدِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ

ولنا
کرسہ

الشیخ اٰدم عن الشیخ احمد السرہندی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ کمال اور ہمارے اور بھی سلاسل ہین جنکے بعض مین بنا بر صحبت کے اتصال ہے اور بعض مین بنا بر بیعت یا خرقہ پوشی کے تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ اپنے والد الشیخ عبد الرحیم سے اونھون نے سید عبد اللہ سے اونھون نے شیخ آدم بنوری سے اونھون نے شیخ احمد سرہندی سے اونھون نے اپنے والد الشیخ عبد الاحد سے اونھون نے شاہ کمال سے و ایضاً عن شیخ سکندر عن جدہ شیخ کمال المذکور عن السید فضیل عن السید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن ابی الحسن عن شمس الدین الصحرائی عن السید عقیل عن السید بہاء الدین عن السید عبد الوہاب عن السید شرف الدین قتال عن السید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقۃ ابی محمد عبد القادر الجیلانی عن ابی سعید المخزومی عن ابی الحسن القرشی عن ابی الفرج الطرطوسی عن ابی الفضل عبد الواحد التمیمی عن ابیہ الشیخ عبد العزیز التمیمی عن ابی بکر الشبلی بسندہ المذکور۔ اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اونکو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے اونکو سید فضیل سے اونکو سید گدا رحمن سے اونکو سید شمس الدین عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن ابوالحسن سے اونکو شمس الدین صحرائی سے اونکو سید عقیل سے اونکو سید بہاء الدین سے اونکو سید عبد الوہاب سے اونکو سید شرف الدین قتال سے اونکو سید عبد الرزاق سے اونکو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی رح سے اونکو ابو سعید مخزومی سے اونکو ابو الحسن قرشی سے اونکو ابو الفرج طرطوسی سے اونکو ابو الفضل عبد الواحد تمیمی سے اونکو اپنے باپ شیخ عبد العزیز تمیمی سے اونکو ابوبکر شبلی سے اونکو اوس سند سے جو قبل اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رض

ف یہ شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم بضم میم و تشدید رائے مہملہ

عن السید فضیل عن السید گدا رحمن

شده مفتوح بغداد کا ایک کوچہ ہے وایضاً ادّب شیخنا عبد الرحیم علی روح جده لامه
الشیخ رفیع الدین محمد واجاز لہ قبل ان یولد بسنین بطریق خرق العادۃ عن
ابیہ قطب العالم عن نجم الحق جانیلدہ عن الشیخ عبد العزیز اور بھی ہمارے شیخ
شاہ عبد الرحیم ادب آموز ہوے اپنے نانا شیخ رفیع الدین کی روح سے اور اونھون نے اونکو اجازت بھی
دی اونکے پیدا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد
قطب عالم سے اور اونکو نجم الحق جانیلدہ سے اونکو شیخ عبد العزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے مصنف ہین
ولہ طرق اخری اجاز لہ السید عظمۃ اللہ الاکبر ابادی عن ابائہ عن الشیخ
عبد العزیز عن قاضی خان یوسف الناصحی عن حسن بن طاہر عن سید راجی حامد شاہ
عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن خواجہ نور قطب العالم عن ابیہ علاء الحق
بن اسعد اللاهوری البنگالی اخی سراج عثمان الاودی عن الشیخ نظام الدین اولیاء
عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عن خواجہ معین الدین
السجزی عن خواجہ عثمان هارونی عن حاجی شریف الزندنی عن خواجہ مودود چشتی
عن ابیہ خواجہ یوسف بن محمد بن سمعان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی
عن ابیہ خواجہ ابی احمد چشتی عن خواجہ ابی اسحق الشامی عن ممشاد علو الدینوری
عن ابی هبیرۃ البصری عن حذیفۃ المرعشی عن ابراهیم ابن ادهم عن فضیل
بن عیاض عن عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی رضی اللہ تعالی عنہ
عن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہین اونکو اجازت
دی سید عظمت اللہ اکبر ابادی نے اونکو سند حاصل ہے اپنے باپ دادون سے اونکو شیخ عبد العزیز سے
اونکو قاضی خان یوسف ناصحی سے اونکو حسن بن طاہر سے اونکو سید راجی حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین

مانکپوری سے اونکو خواجہ نور قطب عالم سے اونکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین لاہوری اور سکونت مین بنگالی اونکو اخی سراج عثمان اودھی سے اونکو سلطان المشایخ نظام الدین اولیا سے اونکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اونکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اونکو خواجہ معین الدین سنجری چشتی سیستانی سے اونکو خواجہ عثمان ہارونی سے اونکو حاجی شریف زندنی سے اونکو خواجہ مودود چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اونکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے اونکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے اونکو خواجہ ابو اسحٰق شامی سے اونکو ممشاد علو دینوری سے اونکو ابو ہبیرہ بصری سے اونکو حذیفہ بن مرعشی سے اونکو ابراہیم بن ادہم سے اونکو فضیل بن عیاض سے اونکو عبد الواحد بن زید سے اونکو حسن بصری سے اونکو امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اونکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے پورب مین جسکو اب فیض آباد کہتے ہین اور سنجری بکسر سین مہملہ و سکون جیم و زائے معجمہ منسوب ہے سجستان کی طرف جو معرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسواسطے لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا لقب احبار اور زندنی ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہے زندنی سے آدھ کوس اور چشت شہر ہے درہ کوہ مین واقع ہے دو منزل ہرات سے اور اب اوسکو شاقلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہے شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ رَآهُ فِي مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعَهُ وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَأَيْضًا مِنْ ذِكْرِ يَا النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ اسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

باین طریق کہ آنحضرت کو خواب مین دیکھا سوا اونسے بیعت کی اور آپنے اونکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی اونھون نے تعلیم فرمائی
وَاَیْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ وَالْخَوَاجَہ بَہَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشَبَنْدَ وَالْخَوَاجَہ مُعِیْنِ الدِّیْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْچِشْتِیِّ وَاَنَّہٗ رَاٰھُمْ وَاَخَذَ مِنْھُمُ الْاِجَازَۃَ وَعَرَفَ نِسْبَۃَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ عَلٰی حِدَتِھَا بِمَا اَفَاضَ مِنْھُمْ عَلٰی قَلْبِہٖ کَانَ یَحْکِیْ لَنَا حِکَایَتَھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور بھی الد مرشد نے فیض پایا ایمہ طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور اونکو خواب مین دیکھا اور اونسے اجازت اور ہر بزرگ کی نسبت اونسے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جسکا فیض ہوا اون حضرات کی طرف سے اونکے دل پر اور حضرت والد ہمسے اوسکی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالی اونسے اور اون حضرات سب سے راضی ہو
وَاَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاھِرَۃُ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْہِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَیِّدِیَ الْوَالِدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ قَرَاَ صِغَارَ الْکُتُبِ عَلٰی اَخِیْہِ اَبِی الرِّضٰی مُحَمَّدٍ وَالْکِبَارَ مِنْھَا عَلٰی مِیْرْزَا زَاھِدِ الْھَرَوِیِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِی الْمَشْھُوْرَۃِ عَنْ مِیْرْزَا فَاضِلٍ عَنْ مُلَّا یُوْسُفَ الْکَوْسَجِ عَنْ مِیْرْزَا جَانٍ وَغَیْرِہٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَّانِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَسْعَدَ وَغَیْرِہٖ عَنْ تَلَامِذَۃِ الْعَلَّامَۃِ التَّفْتَازَانِیِّ وَالْعَلَّامَۃِ الشَّرِیْفِ الْجُرْجَانِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور علوم ظاہر منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول اور منطق کے سوا اونکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین میرزا زاہد ہروی سے پڑھین

پڑھتے تھے حواشی مشہورۂ درسیہ کے اور میرزا جان نے مرزا فاضل سے اور انھون نے ملا یوسف کوسج
سے اور انھون نے میرزا جان وغیرہ سے اونھون نے محقق ملا جلال دوانی سے اونھون نے اپنے باپ
اسعد وغیرہ تلامذۂ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ
تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہی لہذا مصنف نے اوسکو
نہ ذکر فرمایا وَاَجَازَنِی فِی مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیحِ وَصَحِیحِ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرِہٖ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتَّۃِ الثِّقَۃُ
الثَّبْتُ حَاجِی مُحَمَّدْ اَفْضَلُ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ سَعِیْدٍ
عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّرْہِنْدِیِّ بِسَنَدِہِ الطَّوِیلِ الْمَذْکُورِ فِی
مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِی ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا
وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا اور مجکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی ثقہ ثابت القول
حاجی محمد فضل نے شیخ عبد الاحد سے اونھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اونھون نے اپنے دادا
شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اونکی سند طویل مذکور ہی اونکے مقامات اور تصانیف مین آور یہ آخر
اوس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی اللہ تعالی کا ابتدا مین بھی
اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اوسکے حسن توفیق سے
ترجمہ قول الجمیل کا پچیسوین ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۰ بارہ سو ساٹھ ہجری مین پورا ہو گیا حق تعالی
میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبۂ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے
اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدۂ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام
کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین ؁

حضرت مخدوم ما و مکرم ما جناب مولانا محمد عبد القیوم در خدمت و صحبت و درکتب
علوم شرعی و باطنی بخدمت جناب مولانا محمد اسحق تا سیزده سال ماندند و ازیشان
بحضرت شاه عبد العزیز قدس سره تا سه سال و این چون بسن شانزده رسیده
۱۲۸

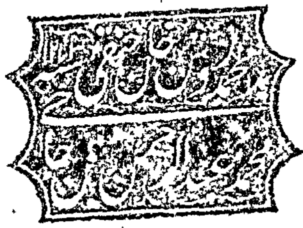
رسیدند و حضرت مولانا جناب مولانا شاه رفیع الدین قدس سره بخدمت حضرت و همچنین ازین بزرگوار بسن بلوغ رسیدند و ازیشان شاه عبد الرحیم صاحب نیز فوائد یافتند
نقلت هذا محمد عبد القیوم عن مولانا محمد اسحق صاحب

خاتمة الطبع

بعد حمد الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی سالکان مسالک معرفت کو بشارت ہو اور رہروان منازل حقیقت کو اشارت ہو کہ اب یوں موافق شریعت غرّا نبوی و مطابق سنت سنیہ مصطفوی کے علم سلوک میں کتاب عدیم المثیل شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل من مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا اور ترجمہ مولانا خرم علی بلہوری مرحوم کا مع فوائد مولانا حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز و بتحشیہ حاجی الحرمین مولانا نواب قطب الدین خان دہلوی مغفور باہتمام عاجز محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان و تربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان سقاہما اللہ رحیق الغفران
اوائل جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری مطبع نظامی واقع کانپور
میں حسب الحکم تمام ہوئی مقبول طبائع صاحبدلان
حامی اسلام و منظور نظر
باطن بینان نامی انام ہوئی
فقط

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب مطبع نظامی میں چھپی ہے مہر و دستخط مہتمم کے ثبت کیے گئے فقط



العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم بقلم خود